3052816

/ Zakhīrat al-dārayn...

// Lakhnavī, Ghulām Husayn.
(p. 3)

فهرست نسخهٔ ذخيرة الدارين في بيان الحرمين الشريفين زادهما الله شرفاً

صفحه ۴
پهلا باب بیت الله شریف کی بناؤن کے بیان مین اور تعظیماً کی
صفحه ۱۲
جو اسسے تعلق رکھتا ہی اسمین چھ فصل ہین پہلی فصل مین بنائے کعبہ
شریف کا بیان ہی کہ ابتدائے دنیا سے کتنی مرتبہ بنا ہوا اور کس کس نے
صفحه ۱۸
بنا کیا اور اس مین بیت الله شریف کا نقشہ بھی ہی دوسری فصل
مین ان ستونون کا بیان ہی کہ جو کعبہ شریف کے بھیتر ہین اور تھوڑی کرا
صفحه ۲۹
اور نشانیان کعبے شریف کی اور منیٰ کی بیان ہین تیسری فصل مین
بیان ہی طول اور عرض مسجد الحرام اور نئی بناؤن اسکی کا اور گنتی دروازون
کی اور طاقون دروازون اور ستونون اور قبون اور کنگورون اور
صفحه ۴۶
منارون کی چوتھی فصل مین بیان ہی مقدار مطاف یعنے طواف
صفحه ۴۹
کی جگہ کا اور اسکی ماپ کا پانچوین فصل مین بیان ہی کعبے شریف
اور حرم محترم کی ماپ کا اور جو کچھ اسکے علاقے مین ہی ان سب کی ماپ
صفحه ۶۵
اور گنتی بھی ہی چھٹی فصل مین بیان ہی صفا اور مروہ کا اور پہاڑ

۱۷۸
قیمت

منیٰ اور حدود حرم محترم کا اور حدین عرفات اور مسجد نمرہ کا اور اسکے شروع

صفحہ ۷۰

ہین صفا اور مروہ اور منیٰ کا اور عرفات کا نقشہ بھی ہی دوسرا باب ہی

بنائے مسجد نبوی صلعم کے بیان مین اور جو کچھ اُسکے علاقے مین ہی اسمین چھ

صفحہ ۸۲

فصلین ہین پہلی فصل مین بنائے مسجد شریف کا بیان ہی دوسری فصل مین مسجد

شریف کے ستونونکا بیان ہی وہ ستون جو زیادہ متبرک ہین دوسرے ستونونسے تیسری

۹۹ صفحہ ۸۸

فصل ہی ازواج مطہرات کے حجرون مبارک کے بیان مین چوتھی فصل ہی تغیر

اور زیادتی کے بیان مین وہ زیادتی جو بعد انتقال آنحضرت صلعم کے مسجد شریف مین

۹۵

خلفاء راشدین اور امرا اور سلاطین سے واقع ہوئی ہی پانچوین فصل حجرہ

شریف کے بیان مین اور اسمین مسجد نبوی صلعم اور روضۂ شریف کا نقشہ بھی ہی

صفحہ ۱۰۲ صفحہ ۱

چھٹی فصل مین دو قصے بیان ہین بطور معجزات کے پہلا قصہ دو شخص

مغربی کے سرنگ کھودنے کے بیان مین حضرت کی قبر شریف کیطرف

صفحہ ۲

اور دوسرا قصہ ملحدونکے زمین مین دہس جانے کے بیان مین بسبب بے ادبی اصحاب

کبار کے جناب مین اور تھوڑی بزرگیان حرمین شریفین کی بیان مین اور خاتمہ

پیغب

ذخيرة الدارين
في بيان الحرمين الشريفين

یا ارحم الراحمین ارحمنا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ
محمد وآلہ واصحابہ اجمعین ❊ سب تعریف اللہ تعالےٰ کو ہی
جو پروردگار سارے جہانکا ہی اور درود اور سلامتی نازل
ہو جیو اوپر رسول اسکیکے جنکا نام پاک محمد ہی اور انکے آل اطہار
اور اصحاب کبار * پر سب پر آمین یا رب العالمین بعد حمد اور نعت کے
بس یہ تھوڑا بیان ہی بیت اللہ شریف کی بناؤنکا کہ ابتدا
پیدائش دنیا سے اب تک کتنی مرتبہ بنا کیا گیا ہی اور کس
کس نے بنایا اور عرض اور طول اسکا اور مسجد الحرام بناکہ اول

کتنا تھا اور اب کتنا ہی سو اسی صاحب نے اس مضمونکو مولانا
مخدوم ہاشم سندی ٹھٹھئی کی مناسک سے جسکا نام حیات
القلوب فی زیارۃ المحبوب ہی اخذ کرکے لکھا تھا لیکن
فارسی زبانمین تھا اِس سبب سے اکثر شوقین کم استعداد
اسکے سمجھنے سے محروم تھے سو اِس فقیر سراپا تقصیر
غلام حسین لکھنوی کے دلمین یہ خیال آیا کہ اگر اسکا ترجمہ
ہندی زبانمین ہو تو ہر عام و خاص اس سے بہرہ مند ہو بارے
الحمد للہ کہ ۱۲۵۷ھ بارہ سو ستاون ہجری مین کہ یہ فقیر بمقتضائے
آب و خورش کے وارد معمورۂ بندر بمبئی کا تھا یہ مطلب خاطر
خواہ ظہور مین آیا اور اِس فقیر نے ذکر بنائے مسجد نبوی صلے
اللہ علیہ وسلم بھی اِس جگہہ مناسب جان کے کتاب جذب
القلوب الی دیار المحبوب سے کہ تصنیف کی ہوئی مولینا عبد
الحق دہلوی کی ہی انتخاب کرکے اوسکا ترجمہ بھی لایق

اِسکو مختصر کیکے کیا اور اِس رسالیکو دو باب پر مرتب کیا اور ہر باب مین چھ فصلین مقرر کین * پہلا باب بیت اللہ شریف کی بناؤن کے بیانمین اور جو اوسّے تعلق رکھتا ہی اِسمین چھ فصلین ہین ؞ اور دوسرا باب مسجد نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کی بنا کے بیانمین اور جو اوسّے متعلق ہی اُسمین بھی چھ فصلین ہین اور اِسکا نام ذخیرۃ الدارین فی بیان الحرمین الشریفین رکھا اب صاحبان ذی انصاف کی ؞ خدمت مین عرض یہ ہی کہ اگر سہو یا خطا اِسمین دیکھین تو از راہ لطف وعطا کے اصلاح سے دریغ توجہ نفرماوین کہ

اَلْاِنسَانُ مُرَکَّبٌ مِنَ الْخَطَاءِ وَالنِّسیَانِ ۵

اور دعاء خیر سے اِس فقیر کو فراموش نفرماوین

وَاللّٰہُ الْمُوَفِّقُ وَالْمُعِیْنُ ۵

پہلی فصل مین بناۓ کعبہ شریف کا بیان ہی

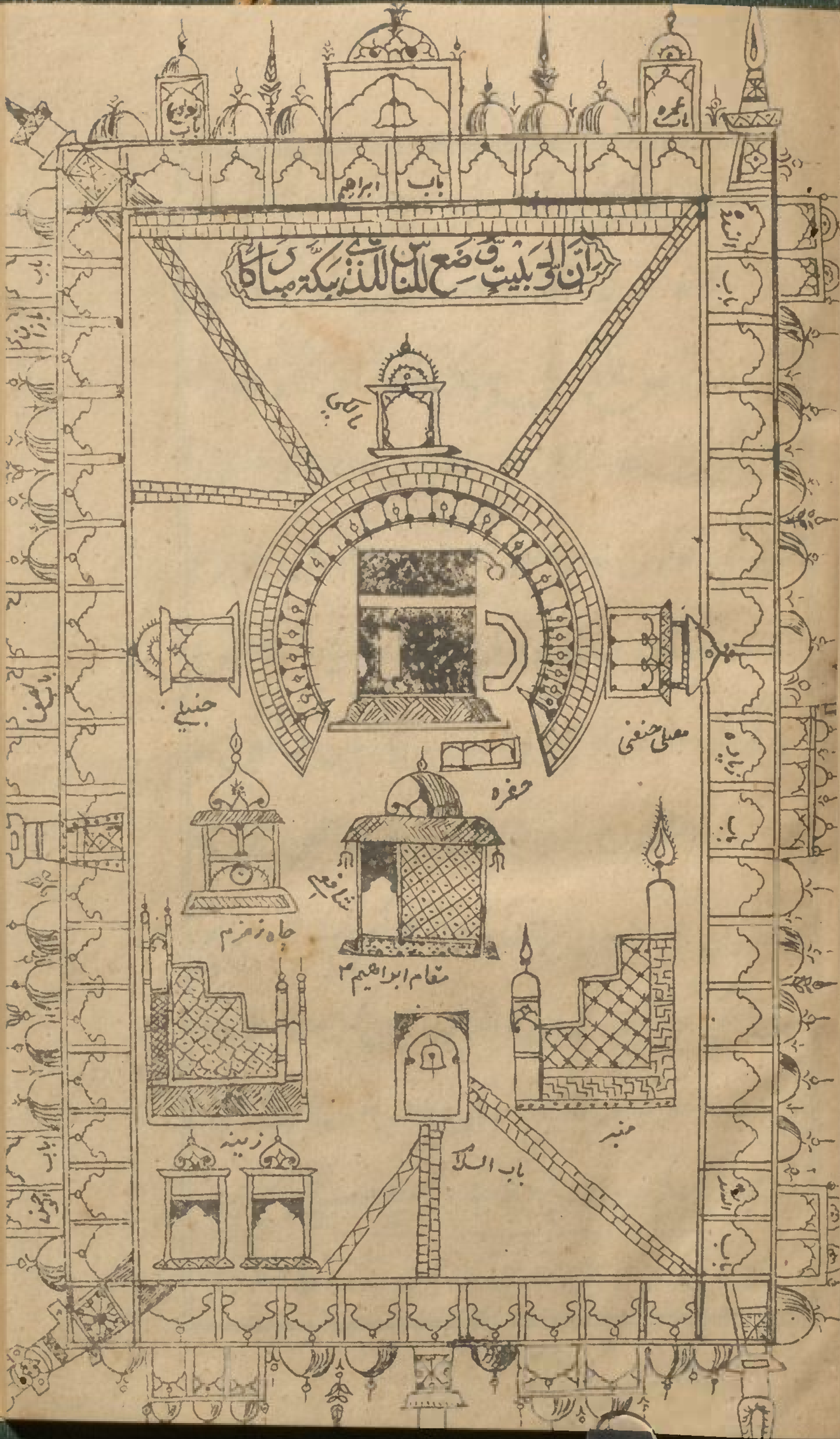
باب ابراهیم
ان اول بیت وضع للناس للذی ببکة مبارکا
مالکی
حنبلی
مصلی حنفی
شافعی
چاه زمزم
مقام ابراهیم ع
منبر
زینه
باب السلام

اب جاننا چاہئے کہ پہلے بار جسکسی نے بنا کیا کعبہ معظمہ کو وہ ملائکہ تھے * قوله تعالیٰ * إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ مُبَارَكًا وَهُدًى لِلْعَالَمِينَ ۞ ترجمہ ۞ فرمایا اللہ صاحب نے تحقیق پہلا گھر جو ٹھہرا لوگون کے واسطے یہی ہے جو مکے مین ہے برکت والا اور نیک راہ چلانے لوگونکو یعنے ابتدائے دنیا کے سوائے اس گھر کے دوسرا گھر پہلے اسکے روئے زمین پر نہین بنا اور جسکو فرشتون نے بنایا اسکا نام بیت المعمور ہے اوسکو فرشتون نے آسمان پر اللہ تعالیٰ کے حکم سے اٹھا لیا پھر بعد اُسکے آدم علیہ السلام کو حکم ہوا اس کعبہ شریف کے بنانے کا دوسرے بار بنا کیا اسکو آدم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے اور پتھر لانے واسطے اُسکے پانچ پہاڑ کے لبنا ۞ وطور سینا ۞ وطور زیتا ۞ وجودیہ

⊛ وجرا⊛ اور شروع کیا بنائے کعبہ شریف کو جرا پھاڑکے
پتھروں سے اور تیسرے بار بنا کیا کعبہ شریف کو شیث علیہ
السلام بیٹے آدم علیہ السلام نے بعد وفات پدر کے چوتھی
رتبہ بنا کیا کعبہ شریف کو ابراہیم علیہ السلام نے اوپر قاعدے
پہلے کے جیسا کہ ذکر ہے قرآن مجید میں ⊙ قال اللہ
تعالیٰ ⊛ وَاِذْ یَرْفَعُ اِبْرَاهِیمُ الْقَوَاعِدَ
مِنَ الْبَیْتِ وَاِسْمٰعِیلُ ⊛ ترجمہ ⊛ فرمایا اللہ صاحب نے
اور جب اٹھانے لگا ابراہیم بنیادیں اس گھر کی اور اسمٰعیل
پھر قرار دیا طول و عرض بیت اللہ شریف کو درمیان رکن
یعنے کونہ حجر اسود اور رکن عراقی کے بتیس گز اور درمیان
رکن عراقی تا رکن شامی بائیس گز اور رکن شامی سے
تا رکن یمانی اکتیس گز اور رکن یمانی سے تا رکن حجر اسود
بیس گز اور بلند کیا بیت اللہ شریف کو آسمان کی طرف

نوگز اور قرار دیئے اُسمین دو دروازے ایک مشرق اور
دوسرا مغرب کو اور چھت نہین بنائے ابراہیم علیہ السلام
نے بیت اللہ شریف کی بلکہ پہلی چھت بیت اللہ شریف
کی قصي بن کلاب نے بنائی پانچوین بار بنا کیا اُس گھر کو عمالقہ
یعنے اولادِ عملیق بیٹے لاوِز بیٹے ارم بیٹے سام بیٹے
نوح علیہ السلام نے اور یہہ عمالقہ اول رہنے والے مکہ معظمہ کے
تھے چھٹے مرتبہ بنا کیا بیت اللہ شریف کو جُرہُم اولاد قحطان
بیٹے عابر بیٹے شالخ بیٹے ارفخشد بیٹے سام بیٹے نوح علیہ
السلام نے اور بعضے روایت مین آیا ہے کہ پہلی بنائیے
جرہم کی ہی اوپر بنائے عمالقہ کے ساتوین بار بنا کیا بیت
اللہ شریف کو قصي بن کلاب نے کہ پانچوین پشت پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے پھر چھت بنائی بیت اللہ شریف
کی ڈالیون کھجور اور لکڑیون درخت دوم سے اور علاوہ

قطب الدین مکی نے اپنی تاریخ کی کتاب مین لکھا ہے
کہ بنایا قصی نے بیت اللہ شریف کو قاعدہ ابراہیم علیہ
السّلام پر اور جس کسی نے بنا کیا بعد حضرت ابراہیم
خلیل اللہ علیہ السّلام کے پس بنا کیا اُسنے اوپر قاعدۂ
ابراہیم علیہ السّلام کے مگر قریش مکہ کہ انھونے کم کیا طُول
بیت اللہ کو حطیم کیطرف سے اور باہر کیا حطیم کو بیت اللہ
سے اور حجّاج نے بھی قریش کی بنا پر بنا کیا اور حطیم کو باہر رکھا
جیسا کہ باہر رکھا تھا قریش نے اُسکو اور یہہ ذکر حجاج کی بنا کا
درمیان مین یون آیا ہے کہ چھپا نرہے یہہ کہ بنا گیارہوین بھی آئی
اور اُس بنا مین بھی واقع ہوا ہے جیسا کہ قریش سے ہوا تھا
حطیم کے خارج کرنے مین اور یہہ بھی معلوم رہے کہ مراد قطب الدین
کی یہہ تھی کہ جس کسی نے بنا کیا بعد ابراہیم علیہ السّلام کے
پس بنا کیا اُسنے موافق قاعدۂ ابراہیم علیہ السّلام کے

بیچ مقدمہ طول اور عرض کے فقط اور مخالفت ہوئی ان بعضون
بنا کرنے والون سے بیچ مقدمہ دوسرے کے یعنے چھت بنانے اور بلند کرنے
بیت اللہ شریف کے اور سوائے اسکے ۸ اٹھوین مرتبہ بنا کیا بیت اللہ
شریف کو قریش مکہ نے اسوقت کہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کی پچیس سال کی عمر تھی اور موجود تھے اُس بنا مین اور کام مین
شریک تھے ان لوگو نمین نفس نفیس اپنے سے پھر اختلاف کیا
۱ قریش نے بناے ابراہیم علیہ السلام سے چار چیزو نمین ایک یہہ کہ زیادہ
کیا بیت اللہ شریف کو طرف آسمان کے نو گز سوائے نو گز پہلے کے
۲ پس قرار پایا سب بلندی نے بیت اللہ شریف کی اٹھارہ گز دوسرے یہہ
کہ کم کیا لنبائی سے بیت اللہ شریف کو قریب سات گز کے اور باہر کیا
اُس جگہہ کو محل حطیم مانین اسواسطے کہ جو کچھہ مال پاک کمائی سے جمع
کیا تھا واسطے بنانے بیت اللہ شریف کے وہ مال وفا نکیا تمام بیت اللہ
۳ شریف کو پس اس سبب سے باہر کیا اُس جگہہ کو محل حطیم مین تیسرے یہہ

کہ بند کیا دروازہ مغرب کا کہ مقابل دروازے مشرق کے تہا یعنے
دو دروازون مین سے ایک بند کیا چوتہے یہہ کہ بلند کیا دروازہ کعبہ
مشرفہ کا زمین سے اسواسطے کہ داخل نہو کوئی بیت اللہ شریف
مین مگر ہمارے اذن سے پہر بحث کرنے لگے قبیلہ یعنے گروہ قریش کے
بیچ مقدمہ جگہہ قرار دینے کو واسطے حجراسود کے اور چاہا ہر ایک نے
اُنہین سے کہ رکہے حجراسود کو اپنے محلّے کیطرف پہر بہت بحث کے بعد
راضی ہوئے اس بات پر آپس مین کہ جو شخص داخل ہو صبح کو پہلے
مسجد الحرام مین بس وہی شخص رکہے حجراسود کو جس جگہہ چاہے پہر
انتظار بیٹہے اُس رات کو پس داخل ہوئے فجر کو پہلے پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم پہر رجوع لائے سب اُس مقدمہ کو حضرت صلعم کے
حضور مین پہر رکہا علیہ الصلوۃ والسلام نے اُس حجر کو رکن بیت اللہ
مین کہ وہ جگہہ مشہور رہے ہمارے زمانے تک نوین بار بنایا کعبہ شریف کو
عبداللہ ابن زبیر رضی اللہ تعالے عنہ نے بسبب یہہ کہ کہینچا تہا بیت اللہ

شریف کو ضعف باعث آگ اور مجانیق کے ہاتھو سے حصین بن
نمیر کے کہ امیر ہو کر آیا تھا یزید کیطرف سے واسطے قتل کرنے عبداللہ ابن
زبیر کے * حصین کے حالکو بیش اورص کو زبر او ریا کو جزم * پھر
عبداللہ ابن زبیر التجا لائے یعنے چھپے طرف مسجد الحرام کے پھر چلایا حصین نے
مجانیق سے پتھرونکو کہ شکست ہوئین اس سبب سے بعضی دیوارین
کعبہ شریف کی اور آگ لگانے سے جل گئین بعضی لکڑیان اُسکے
اور کچھہ غلاف اُس بیت مشرفہ کا پھر اُسی عرصے مین حصین کو
خبر موت یزید کی پہنچی اور پھر اوہ مکہ مشرفہ سے ساتھ لشکر اپنے
کے پھر چاہا عبداللہ ابن زبیر نے کہ برابر کرین باقی دیوارونکو کعبہ معظمہ کی
پھر نئی بناوین انکو اوپر وجہ مضبوط کے اور قاعدہ ابراہیم علیہ السلام پر
بنا کیا بیت اللہ شریف کو اوپر قاعدہ ابراہیم علیہ السلام کے اِسواسطے
کہ سنی تھی انھو نے حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور
ملادی اُس جگہہ کو کہ باہر کیا تھا قریش نے محل حطیم مین مقدار ساتت

گز کے دسوین بار بنا کیا کعبہ شریف کو حجاج بن یوسف ظالم نے حکم سے
عبد الملک کے پھر باہر کیا موضع حطیم کیطرف مقدار سات گز
کے کہ داخل کیا تہا اسکو عبد اللہ ابن زبیر نے اور بعد نقصان
کرنے دیوار بیت اللہ شریف کے باقی رہا تھا کعبہ مشرفہ طول
کیطرف سے درمیان حجر اسود اور رکن عراقی کے پچیس گز
اور درمیان رکن شامی اور رکن یمانی کے چوبیس گز
اور بند کیا دروازہ کعبہ شریف کا مغرب کیطرف سے اور
بلند رکھا دروازہ مشرق کا زمین سے چار گز اور ایک شبر
یعنے ایک بالشت اور چھوڑ رکھا باقی بیت اللہ شریف کو اوپر
بنائے ابن زبیر کے پس وہی بنا اسوقت تک قایم ہے اور بنا
ابن زبیر اور حجاج کی باقی رہی ہے ہمارے زمانے تک * وَهٰذَا
حَاصِلُ مَا ذُكِرَ فِي تَوَارِيخِ مَكَّةَ وَغَيْرِهَا
مِنَ الْكُتُبِ * اور یہہ حاصل اسکا ذکر کیا گیا بیچ تاریخ

ملکی کی اور دوسری کتابون مین بیان چھت کعبہ شریف کا علامہ
قہستانی نی شرح مختصر وقایہ مین لکھا ہی کہ یہہ بیت شریف
جو واقع ہی درمیان مسجد الحرام کی اِس بیت شریف مین دو
سطح یعنی دو چھت ہین ایک کی اوپر ایک اور طول اُن چھتونکا
اٹھارہ گز ہی اور عرض اُنکا پندرہ گز ہی اب جو کوئی چاہیے
کہ کماحقہ اِس رسالہ مختصر کو دریافت کریے تو وہ دیکھ لی سیرۃ
الشامیہ وغیرہ ہین واللہ اعلم بالصواب فائدہ جاننا چاہیے
کہ ذکر کیا ہی علامہ عبداللہ بن سالم بصری نی بھی اپنی شرح
بخاری مین کہ بنائے کعبہ معظمہ کی دس مرتبہ ہی انتہی گیارہو
مرتبہ بنا کیا بیت اللہ شریف کو سلطان مراد خان نی لکھتے ہین
کہ داخل ہوئی سیل عظیم یا نی کی سن ایک ہزار اٹھتالیس ہجری
مقدسہ مین مسجد الحرام مین اور شکست کیا اُسنی کعبہ معظمہ کی
ایک طرف کو کہ تعمیر کیا تھا اُسکو حجاج نی اور کم زور ہوگئی تھین

باقی دیوار بن پھر پہنچی خبر سلطان مراد خان کو پھر بھیجا اسنے
معمارونکو اور مال بہت تو ہدم کیا انھون نے یعنے برابر کیا باقی
دیوارونکو تین طرف کی پھر سرِ نو بنایا کعبہ مشرفہ کو اور تمام
ہوئی وہ عمارت سن ایک ہزار چالیس مین انتہی اور شیخ عبد اللہ
بصری اور مثل اُنکے علامہ ابن علان بکری نے بعضی کتابو نمین اور
علامہ حسن شرنبلالی مصنف امداد الفتاح نے رسالہ منفردہ
مین کہ نام رکھا تھا اسکا اسعادِ آلِ عثمان المکرم اور محمد بن احمد
بن مصطفی ازنجیلی نے ذکر کیا کہ داخل ہوئی وہ سیل مسجد الحرام مین
شروع شب پنجشنبہ اور بیسوین شہر شعبان سن ایک ہزار
تین بیس مین اور پہنچا وہ پانی برسات کی سیل کا بیت اللہ شریف
مین اونچا اوپر کے آستانے دروازہ کعبہ سے مقدار ایک گز یا قدرِ
کم یا کچھہ زیادہ اور گر پڑے وے ستون کہ باندھی جاتی ہین انمین
قندیلین گرد مطاف کے یعنے طواف کی جگہہ کے اور ظاہر نہ ہا

وہ قبہ کہ اوپر مقام ابراہیم علیہ السلام کے ہی مگر مقدار ایک گز یا قدرے
زیادہ اور منقطع ہوئی وہ سیل اخر شب جمعرات کو اُسی رات مین
شکست ہوئی کعبہ معظمہ سے تمام دیوار شامی کہ جانب حطیم کے تھی اور قریب
نصف دیوار شرقی کہ جسمین دروازہ ہی اور مقدار تیسرا حصہ دیوار
غربی سے کہ مقابل دروازے کے ہی اور سلامت رہی دیوار جنوبی کہ جانب
یمن کے ہی ظاہر مین ولیکن حقیقت مین وہ بھی خلل پذیر تھی یعنے خلل
پائی تھی پھر خبر پہنچی سلطان مراد خان ابن سلطان احمد خان کو پس
بھیجا اُسنے معمارونکو اور مال بہت پھر شروع کیا انھون نے پہلے ہدم
کرنا یعنے گرانا ان دیوارونکا کہ جو دیوارین گر رہی تھین روز دوشنبہ اور
تاریخ دسوین مہینہ جمادی الثانی اور سن ایک ہزار چالیس ہجری مین اور
بعد فارغ ہوئے اُن دیوارونسے یعنے برابر کرنے کے بعد کہ جو شکستہ تھین
پھر نئی بنا کو شروع کیا روز سہ شنبہ اور تاریخ چھبیسوین شہر ذکر کئے
گئے مین یعنے اُسی مہینے مین پھر فارغ ہوئے اُس بنا سے اور تیاری اور

مرمت کرنے تمام عمارت سے کہ جو کچھہ ٹوٹی تھی مقام ابراہیم کیطرف سے
اور دروازون مسجد الحرام سے یعنے باب السلام اور باب ابراہیم اور
منارون سے مسجد کے اور مدرسہ سلیمانی اور سوائے اِسکے جو کچھہ کہ
ٹوٹا تھا اُسمین پیسوین ذی قعدہ اور سن ایک ہزار چالیس ہجریہ مرمت
مین ذکر کیا زنجبیلی نے بیچ رسالے اپنے کے پس حاصل اِس ذکر کا یہہ
ہی کہ بنا کیا گیا کعبہ معظم گیارہ بار اور معلوم ہوا ہی کہ جو کچھہ صاحبون
تاریخ والون پہلون نے یعنے علامہ ارزقی اور فاسی اور قطب
الدین مکی نے لکھا ہی کہ باقی رہی بنائے حجاج کی ہمارے زمانے تک
پس اُس لکھنے کا سبب یہہ تھا کہ بنائے دسوین تک یہہ لوگ حیات تھے
اور بنا گیارہوین واقع ہوئی بعد وفات اُنھون کے چنانچہ بنائے گیارہ
ہوین تمام ہوئی سن ایک ہزار چالیس مین اور وفات علامہ قطب الدین
کی ہوئی سن نوسو نود ہجری مین اور وفات علامہ ارزقی کی ہوئی
پہلے اُنسے فائدہ جاننا چاہئے کہ یہہ سب ذکر بنا کعبہ مشرفہ کا جو ہوا ہے

پھر نئے سر سے بنانیکا ہوا ہی اور مرمّت اُسکی چنانچہ جو طرف
اُلم ذور ہوئی کعبہ شریف سے جیسا کہ چھت اور آستانہ اور باب
یعنے دروازہ اور میزاب رحمت یعنے پنالہ اور تمام طرفین کہ یہہ بہت
مرتبہ ہوئی ہین کہ ذکر کیا ہی حافظ ابن حجرؒ نے فتح الباری مین بعضی
مرمّتون کا اور واقع ہوئیا ہین بعضی مرمّت طرفون مسجد الحرام کی
بعد زمانے ابن حجر سے مرات متعدده یعنے بہت مرتبہ اور اِسپرطرح
ذکر کیا شیخ عبد اللہ بصری سبی نے شرح بخاری وغیرہ مین فائدہ فتو
دیا ہی عالمون رحمہم اللہ نے اِس مقدمہ مین کہ جایز نہین ہدم کرنا یعنے
گرانا کوئی دیوارون کعبہ شریف سے واسطے نئی بنانے کے اِس لئے کہ عادت
نہ پکڑین پادشاہ اِس فعل کو بطریق کھیل کے اور اِسیواسطے منع کیا تھا
امام مالک رحمہ اللہ علیہ نے ہارون رشید کو جسوقت کہ ارادہ کیا اپنے
نئی بنا کِ نبی کعبہ شریف کی اور یہہ منع اُسوقت ہی کہ ضرورت نہین ہی
بنانیکی اور ہدم کرکے یعنے گراکے پھر نیا بنانا واسطے زینت یا ایجاد کے

اور اگر کچہہ ضرورت درپیش ہوئی جیساکہ غلبہ سیل کا آیا اور منہدم ہو گئی
کوئی چیز کعبہ مشرفہ سے یا ٹھری کوئی صلاح نیک واسطے درستی کرنے بعضی
طرفون سے کعبہ شریف کی اُسوقت جایز ہے اصلاح اور درستی اُسکی
ایساہی بیان کیاہی ابن حجر نے مناہل العذبہ مین بیچ مقدمہ اصلاح
دیبے کعبہ مشرفہ کے انتہی یعنے اصلاح وہ کہ بعضا مقام طرفون بیت اللہ
شریف سے نہایت کم زور ہوا کہ قریب منہدم کے ہی اسوقت نیچی
اُتار کر اسکو یعنے منہدم کرکے پھر نیا بنانا شاید درست ہو واللہ اعلم بالصواب

دوسری فصل مین

اُن ستونو کا بیان ہی جو کعبہ شریف کی بہیتر ہین اور کچہہ کرامت
اور نشانیاں کعبہ معظمہ اور منی کی بیان ہین علامہ فاسی
نے لکھاہی جانا چاہیئے کہ اولی بھیتر کعبہ مشرفہ کے چہہ عدد ستون دو قطار
تھے اور اسیطرح تہے وے ستون پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
زمانے تک پھر نقصان کیا عبداللہ بن زبیر نے جسوقت کہ بنا کی انہوں نے

اور کم کئے اسمین سے تین ستون اور اختصار کیا تین ستون پر ایک صف
اور اب کعبہ شریف مین چار ستون ہین اور خبر نہو امین وقت تصنیف
کرنے تاریخ کے اس ستون چوتہی سے انتہی واللہ عالم فائدہ جانا چاہیئے
کہ حق سبحانہ وتعالےٰ بزرگی بین بیت اللہ شریف کی فرماتا ہے

قولہ تعالےٰ اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَکَّۃَ
مُبَارَکًا وَھُدًی لِلْعَالَمِیْنَ فِیْہِ اٰیَاتٌ بَیِّنَاتٌ مَقَامُ
اِبْرَاھِیْمَ وَمَنْ دَخَلَہٗ کَانَ اٰمِنًا ترجمہ تحقیق پہلا گھر جو ٹہرا

لوگونکے واسطے یہی ہی جو مکے مین ہی برکت والا اور نیک راہ جہان کے
لوگونکو اسمین نشانیان ظاہر ہین کھڑے ہونیکی جلگہہ ابراہیم کی اور جو کوئی
اسکے اندر آیا اسکو امن ملا علماؤن نے کہا ہی کہ مراد فیہ سے گاؤن ہی یعنی
مکہ معظمہ اور مراد آیات بینات سے کعبہ اور خصایص و کرامت یعنے خاصیت
اور بزرگی اسمین ہین کہ امتیاز پائی ہی بسبب ان کرامتون کے تمام دنیا کے
گھرون پر اور ان کرامتون سے بہہ دو نشانیان ہین کہ ذکر فرمایا اللہ صاحب نے

قرآن مجید مین ایک مقام ابراہیم ہی کہ اثر گئے ہین دو نو قدم ابراہیم
علیہ السلام کے اُسمین اور اثر قدمونکا اُس پتھر مین بھی نشانی
بلا شک ہی اور یہہ بھی خبر مین آیا ہے کہ جسوقت ابراہیم علیہ
السلام بنا کرتے تھے کعبہ معظمہ کی تو اُسوقت وہ حجر اُنکے حکم مین
تھا اور اُنکے ارادے پر اونچا اور نیچا ہوتا تھا واللہ اعلم اور دوسری
نشانی یہہ کہ جو شخص داخل ہوئے حرم کعبہ مین امن ہو
اُسکو اور مراد امن سے یہی عذاب آخرت سے نجات
پانا نزدیک جمہور علماء کے یعنے سب علماء کے نزدیک اور نزدیک
ابو حنیفہ رحمہ اللہ علیہ کے یہہ ہی کہ جو شخص کہ اُسپر قتل لازم ہو
بسبب قصاص کے اور سوائے اسکے پس التجا لاوے وہ طرف کعبہ کے
یعنے حرم کعبہ مشرفہ مین چھپے پھر تعرض نکرنا چاہیئے اُس سے جب تک
کہ وہ حرم مین ہی اور یہہ بھی نشانی ہی کہ شوق ہی تمام خلایق کا
طرف اُسکے کہ آتے ہین واسطے طواف کے آدمی طرفون اور شہرون

بعید سے اور یہہ بھی نشانی ہی کہ واقع ہوتا ہی وقت دیکھنے کعبہ
شریف کے ہیبت دل مین اور خضوع اور خشوع اور جاری ہونا
آنسوؤنکا اور ایک یہہ بھی نشانی ہی کہ منع کرتی ہی کرامت
اُسکی جانورون کبوتر وغیرہ کو اڑنے سے اوپر چھت کعبہ کے اور
بیٹھنے سے اوپر اُسکے مگر کوئی جانور انمین بیمار ہوتا ہی تو اسوقت
بیٹھتا ہی کعبہ شریف پر واسطے طلب شفا کے اور اگر ایسا نہوتا
تو بہت ہوتا آلودہ ستر کعبہ مشرفہ کا یعنی غلاف اُسکا بیٹ جانورون
سے جیسا کہ ہوتی ہے آلودگی چھتون پر سب گھرون کی اور یہہ
بہی نشانی ہی کہ شفا پاتے ہین بیمار مساس کعبہ شریف سے جسوقت
رکھتے ہین موضع یعنی جگہہ درد اپنے کی اوپر حجر اسود کے اور یہہ بھی
کہ جسوقت کھلتا ہی دروازہ کعبہ مشرفہ کا اور داخل ہوتی ہی اُسمین
خلایق بہت پھر باوجود تھوڑی وسعت جگہہ کے اور بہت کثرت
آدمیونکے لوگ اُسمین نماز پڑہتے ہین اور کسیکو کچھ ضرور نہین

پہنچتا ہی اور یہہ بہی نشانی ہی کہ جلد ہوتا ہی عذاب ہلاکت کا
انکے حق مین کہ نہین معلوم کرتے ہین بزرگی کعبہ معظمہ کی اور ظاہر کرتے
ہین ظلم اور جور حرم محترم مین تو واقع ہوا ہی جلد عذاب ہلاکت کا
ایسے لوگونپر بہت مرتبہ جیسا کہ بیان کیا اصحاب السیر نے بیچ اسکے
اور یہہ بہی ہی کہ ہلاک ہوئے اصحاب الفیل بسبب ارادہ ظلم کے
اور یہہ کہ محفوظ رکہا اللہ تعالے نے حجر اسود کو اور مقام ابراہیم کو لیجانے
دشمنون سے بہشت سے اترنے کے وقت سے میرے زمانے تک ❊
اور یہہ قول راویکا ہی ❊ باوجود کثرت ہونے دشمنون کے
اور مشرکون اور تمام فاسقون کے چنانچہ قرامطہ اور سوا اُنکے
اور جب کہ لیا قرامطہ نے حجر اسود کو ارادۂ دشمنی سے پہر منہہ موڑا
اسکا حق سبحانہ تعالے نے فضل اور کرم اپنے سے جیسا کہ مفصل ہی
بیچ کتب سیر کے اور یہہ بہی ہی کہ اُلفت کرتے ہین ہرن اور
درندے زمین حرم مین اگر آتا ہی پہاڑنے والا بیچ آہو کے زمین

حِل مین پھر جسوقت داخل ہوتا ہی وہ آہو زمین حرم مین پھر رجوع
لاتا ہی وہ دَرِندہ اُس آہو سے اور ایک یہہ ہی کہ اگر باران برسے
طرف رکن یمانی کے تو ارزانی ہو یمن مین اور اگر برسے جانب
رکن شامی کے تو ہو ارزانی طرف شام کے اور اگر برسے پانی طرف
رکن عراقی کے تو ہو ارزانی طرف عراق کے اور اگر برسے
پانی حجر اسود کیطرف تو ہو ارزانی طرف ہند وغیرہ کے اور اگر
برسے پانی بیت اللہ کیطرف یعنے سب طرف بیت اللہ مین تو ارزانی
عام ہو بیان منیٰ کا ایک یہہ ہی کہ جو کچھہ واقع ہوتا ہی منیٰ امین
اُ رمی کرتے ہین یعنے پھیکتے ہین سنگ ریزے شیطانو پر بہت
اور باوجود دیکہ دیکھائی دیتے ہین وہ جمار یعنے سنگ ریزے تھوڑے
اور سوائے اِسکے آیات بینات سے وہ نشانیان ہین کہ بڑا ہی
ذکر اُنکا اِس جگہہ سب بیان نہین ہو سکتا مگر تھوڑا بیان معتبر کتا
بون سے اِس مقام مین لکھا جاتا ہی چنانچہ ذکر فضیلت منیٰ کا قاضی

عزیز الدین ابن جاعہ نے اپنی مناسک مین علامہ محب الدین طبری
رحمہ اللہ سے نقل کیا ہی کہ ایام منی مین تین نشانیان بڑی ہین ایک وہ
اٹھائے جاتے ہین اُس جگہہ سے جمار یعنے سنگ ریزہ جو شیطان لیطرف
پھیکتے ہین یعنے شیطانونکو جو کنکریان ایام منی مین ماری جاتی
ہین وہ کنکریان فرشتے اللہ تعالے کے حکم سے اٹھا لیجاتے ہین اس
مقدمہ مین روایت کی ہی ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ پوچھا
مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ یا رسول اللہ صلعم یہہ
رمی جو لوگ ہر سال کرتے ہین جانتا ہون مین کہ باقی نہین
رہتے وہ سنگ ریزے اس جگہہ مگر قدر قلیل* فرمایا سرور عالم
صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھہ کہ قبول ہوتے ہین انہین سے اٹھا
لیجاتے ہین انکو فرشتے اور جو قبول نہین ہوتے پڑے رہتے
ہین اسی جگہہ اور اگر ایسا نہوتا تو تحقیق ہو جاتے وہ سنگ
مثل پہاڑ کے اور روایت کی ہی دار قطنی اور بیہقی اور حاکم نے

ان

اُن سنگ ریزونکی مرفوعاً یعنے اُٹھہ جانیکی ورروایت ہی
سعید ابن منصور کی موقوفاً یعنے نہین اُٹھتے ہین اور روا نسبت
ہی بیہقی اور مانند اُسکے موقوفاً کی ابن عباس رضی اللہ
عنہ سے اور کھاطری نے کہ شاہدی دیتی ہی صحت اسکی کو
غور کرنے سے معلوم ہوگا جیا کہ عمرے کی راہ مین تنعیم مین
ایک جگہہ ہی کہ لوگ کہتے ہین اُس جگہہ قبر ہی ابی لھب کی
اور نہین ہی فی الحقیقت قبر اُسکی اُس جگہہ پتھر پھینکتے ہین
اُس موضع پر بعضے آدمی اُنمین سے کہ گذرتے ہین اُس راہ سے
عمرہ لانیکے وقت یکعدد پتھر اور نہین پہنچتے ہین وہ پتھر
مارنے والے مقدار سوان حصہ حاجیون سے کہ آتے ہین اطراف
عالم سے واسطے حج کے ہر سال یعنے سو آدمی سے ایک آدمی
اُس جگہہ مارتا ہوگا پتھر اور منی امین سب آدمی پھینکتے ہین
عورت اور مرد اور لڑکے باوجود اِس کم کسرتی آدمیون کے

اُس جگہہ عمرے کی راہ مین ایک ڈھیر عظیم ہی پتھرونکا
اور ساتھہ اُس کثرت آدمیون کے کہ اگر جمع کئے جاوین وہ
سنگ ریزے تینو جگہہ منی کے کہ پھیکتے ہین لوگ شیطانون
کیطرف ہر سال مقدار چھہ لاکھہ آدمی کے اور اگر کم ہون اتنے
آدمی سے تو پورے کرتا ہی اللہ تعالیٰ انکو فرشتون سے
اور ہر شخص رمی کرتا ہی یعنے پھیکتا ہی اُن شیطانون
کیطرف ستر سنگریزے یا انچاس حضرت ابراہیم علیہ
السّلام کے زمانے سے میرے زمانے تک جسپر بھی معلوم
نہین ہوتی ہی بلندی بھت زمین پر اور یہہ نشانی
ظاہر اور دلیل روشن ہی اور دوسری نشانی وہ کہ
گوشت قربانی کا ایام منیٰ مین خشک کرتے ہین آدمی
دیوارون اور چھتون اور پتھرون اور پہاڑون پر پھر
محفوظ رکھتا ہی اللہ تعالیٰ اُس گوشت کو کہ لیجاوے کوئی

جانور

جانور کچھہ اُسمین سے اور یہہ معلوم ہی کہ چیل وغیرہ اگر دیکھین
کچھہ سُرخ چیز آدمی کے ہاتھہ مین یا سر پر اگرچہ وہ غیر گوشت کے
ہو تو بھی گرتے ہین اُسپر اور لیجاتے ہین اُسکو اور اُس ایام
مین چیل وغیرہ بہت اڑتے ہین اُس گوشت پر اور قدرت
نہین رکھتے کہ لیجاوین کچھہ اس گوشت مین سے تیسری نشانی
وہ کہ نہین گرتی ہین مکھیان اُس ایام مین کھانے پر اگرچہ کہایا
جاتا ہی شہد اور سوائے اسکے اور مٹھائی اور جمع ہوتی ہین
بہت مگر نہین گرتی ہین اُسمین باوجود کثرت عفونات کے
یعنے بدبو کی چیزون کے کہ بسبب کثرت قربانی کے خون اور گوبر
وغیرہ کہ راہون مین پڑا رہتا ہی اور یہہ چیزین سبب زیادہ ہونا
مکھیون کا ہی مگر اُسپر بھی نہین بیٹھتی ہین اور جب ایام منیٰ
یعنے حج کے دن گذر جاتے ہین پھر گرتی ہین مکھیان کھانے کی
چیزون پر ایسی کہ خوش نہین آتا کھاتا کھانے والون کو بسبب

انکے اور نشان کھلی اور ظاہر ہین اُن لوگون کیے واسطے
نظر کرین انصاف سے * ذکرہ ابن
جماعۃ في منسکہ ناقلاً عن الطبري
* ترجمہ جیسا کہ ذکر کیا ابن جماعہ نے اپنی مناسک مین نقل
کیا طبری سے فائدہ جانا چاہئے کہ جو ذکر کیا مین نے مقدمہ
تعداد دفعات بنانے کعبہ معظمہ مین اسیے معلوم
ہوا طول اور عرض موضع حطیم کا پس جو کچھ علامہ ازرقی
وابن جماعہ نے لکھا ہے کہ تمام طول حطیم کا مابین فرجہ
حد دیوار جانب مغرب سے تا جانب دیوار شرق کے
سید ہا بیس گز ہے اور عرض حطیم کا مابین میزاب رحمت
کعبہ تا منتہائے دیوار شامی حطیم مقدار دس گز و ثلث
گز ہے اور عرض دیوار شامی حطیم کا ایک گز و نیم گز ہے
اور بعبیر کیطرف سے دیوار حطیم کی اٹھائیس گز ہے

پھر اس حطیم مین سے مقدار سات گز کے زمین کعبہ کی ہی اور
باقی زیادہ ہی اور یون بھی لکھا ہی بعضون نے کہ چھہ گز اور
ایک بالشت زمین کعبہ مشرفہ کی ہی اور یہہ ذکر پہلے ہو چکا ہے

تیسری فصل مین

بیان طول اور عرض مسجد الحرام کا اور نئی بنیادون اُسکیکا
اور گنتی دروازون اور طاقون اور ستونون اور قبون اور
لنگورون اور منارونکی کہ اِس زمانے تک ہین جاننا چاہیئے
کہ جسوقت بنا کیا کعبہ شریف کو ابراہیم علیہ السلام نے پس اُسوقت
نہ تھا گرد اُسکے کوئی گھر اور نہ کوئی دیوار اور اسیطرح نہ تھا
پیچھہ زمانے تک عمالقہ اور جرہم اور خزاعہ کے اور جرأت نکی
کسی نے کہ بناوے ایک گھر گرد کعبہ مشرفہ کے بسبب تعظیم کے
تو اُسوقت تک کہ پہنچی ولایت کعبے کی قصی بن کلاب کے
ہاتھہ مین اور یہہ پانچوین پشت حضرت سرور عالم صلعم کے

تھے پس جمع کیا انھونے اپنی قوم کو اور اذن دیا انکو گھر بنانیکو
گرد کعبہ شریف کے پھر بنائے انھون نے گھر اپنے اُس جگہہ اور رکھے
دروازے گھرونکے کعبہ شریف کیطرف اِسواسطے کہ داخل ہون
اُسطرف سے طواف کو اور چھوڑدی واسطے طواف کرنیوالونکے
جگہہ مطاف کی یعنے جگہہ طواف کی اِسقدر چھوڑدی کہ فرش کیا ہے
اِسوقت تک اُسمین پتھرونکو تراش کے گرد حاشیہ مطاف
تک کہ وہ جگہہ معروف ہے اِس زمانے تک اور اسیطرح رہا وہ
قرینہ زمانہ حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تک اور زمانہ
حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پھر پہنچی جسوقت خلافت حضرت
عمر رضی اللہ عنہ کو اور بہت ہوئی کثرت آدمیون کی اسوقت بڑھایا
مسجد الحرام کو سال چودہ ہجری مین اور وہ حویلیان کہ گرد مسجد
الحرام کے تھین توڑا انکو اور داخل کیا مسجد مین اور بنائی ایک
دیوار واسطے مسجد کے کمتر ضخامت سے یعنے قد آدم سے کچھہ کم اور

رکھے چراغ اُس دیوار پر اور اول دیوار مسجد کی حضرت عمر
رضی اللہ عنہ نے بنائی اور بعد اُسکے خلافت پہنچی حضرت
عثمان رضی اللہ عنہ کو پھر خرید کیئے انھوں نے بہت گھر اور داخل
کئے مسجد الحرام میں بیچ سال چھبیس ہجری میں کے اور بنائے
مسجد میں در اور پہلے اُسی نے رواق یعنے محراب بنائے مسجد
میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اور بعد اُسکے زیادہ کیا
عبد اللہ ابن زبیر نے مسجد الحرام میں زیادتی بہت اور خرید کیئے
گھر بہت یہان تک کہ خریدا ایک گھر ازرق کا زیادہ دس
ہزار دینار سے اور داخل کیا اُن گھرونکو مسجد میں بعد اُسکے
بلند کیا عبد الملک بن مروان نے دیوارین مسجد کی اور چھت کیا
اُسکو یعنے حرم کی چھت بنائی درخت ساج کی لکڑی سے لیکن
بڑا نایا نہیں اُسکو بنائے ابن زبیر سے بعد اُسکے بڑا نایا حرم
کو اُسکے بیٹے نے کہ نام اُسکا ولید بن عبد الملک تھا اور لایا واسطے

تیاری حرم شریف کے بھت ستون رخام کے پھر بعد اسکے زیادہ
کیا اسمین ابو جعفر منصور نے اپنی خلافت مین دو مرتبہ ایک
بارسن ایک سو ساٹھہ ہجری مین اور دوسری بار شروع کیا
اُس عمارت کو سن ایک سو سٹھہ مین اور تمام کیا اسکو
ایک سو انہتر ہجری مین اور وفات پائی اُسنے اسیی سال
مین اتفاقاً اور دو نو دفعہ بڑہانے مین مسجد اور عمارت کے
مال بھت تصرف کیا کہتے ہین کہ خرچ کیا ہر ایک گز زمین
کے واسطے جو داخل کی ہے مسجد مین مقدار پچیس دینار کے اور لایا
واسطے اُس عمارت کے بھت ستون سنگ رخام کے بلاد
شام سے اور دوسری طرف سے کشتیون مین اور اُتارا
اُن ستونوکو بندر جدہ مین پھر لائے وہان سے گاڑیون پر
مکہ معظمہ مین پھر بعد اسکے زیادہ کیا اسمین معتضد عباسی نے
شمال کیطرف مسجد الحرام سے تھوڑی زیادتی بعد سال

ایک سو اسّی ہجری سے اور داخل کیا مقام دار الندّوہ کو
اور نام رکھا اُس زیادتی کا باب الزیادہ یعنے وہان ایک
دروازہ حرم کا قایم کیا اور اُس دروازیکا نام باب الزیادہ
رکھا اور ندوہ ایک گھر تھا شمال کیطرف کعبہ مشرفہ سے
کہ بنایا تھا اُسکو قصیؔ بن کلاب نے اسواسطے کہ جمع ہوتے تھے
اُسمین قریش مکہ واسطے مشورت ایک کام کے جیسے نکاح یا
لڑائی یا اور ایسے کام کو اُسس گھر مین جمع ہوتے تھے
اور ندوہ لغت مین اجتماع کو یعنے جمع ہونے کو کہتے ہین اور
لکھتے ہین کہ دار الندّوہ نہ تھا پہلے قصیؔ بن کلاب سے بعد
اُسکے زیادہ کیا مسجد الحرام مین پشت کعبہ شریف کیطرف سے
کہ وہ زیادتی معروف ہے ساتھ زیادتی باب ابراہیم کے یعنے
زیادہ کیا مسجد الحرام کو باب ابراہیم کیطرف سے اور ہوئی بنا
اُس زیادتی کی زمانے خلافت مقتدر عباسی مین اُسکی بین

سو چھ مین پھر رہی بنائے اُسکی اُسیطرح سات سو اسّی
سال ہجری تک اور سوائے اُسکے مرمت کی بعضے بادشاہون
نے چھت یا دروازے یا غیر اسکے پھر سن نو سو اسی مین ہندم
کیا یعنے برابر کیا مسجد موصوف کو سلطان سلیمان خان کہ بادشاہ
روم کا تھا اور نئی بنائی بنا اُسکی اور بدلہ اُن بہت ستونو کو
سنگ رخام سے اور بنائی عمارت اُسکی مضبوط اور بہت بہتر
اور خرچ کیا اُسپر مال بہت تا وہ کہ تمام ہوئی وہ عمارت زمانے
مین اُسکے بیٹے کے کہ نام اُسکا سلطان مراد خان تھا بیچ سال
آخر نو سو تراسی کے واللہ اعلم بالصواب ❊ ذکر مسجد الحرام کے
ماپ کا اور دروازونکا اور طاقون کا علامہ قہستانی نے شرح
مختصر وقایہ مین لکھا ہے کہ تمام ماپ مسجد الحرام ایک لاکھ
بیس ہزار گز ہے اور دروازے اُسکے پندرہ ہین اور طاق
اُسکے دروازونکے یعنے محراب سینتالیس ہین اور ستون

اسکے چار سو چوبیس ہین اور تمام ستون مرمر اور رخام سے
ہین انتہی اور چھپا نرہے یہہ کہ جو کچھہ علامہ قہستانی نے نقل کیا ہے
وہ اُنکے زمانے مین تھا پھر بعد اُسکے ہوئی ہے زیادتی اور تبدیلی
دروازون اور طاقون اور ستونون کی بہت چنانچہ تحقیق
کیا ہے پچھلے علماؤن سے علامہ قطب الدین نے تاریخ مکہ مین سو
نقل کیا جاتا ہے کلام اُسکا مختصر یعنے تھوڑا جاننا چاہیئے کہ علامہ
قطب الدین نے کہا ہے گنتی دروازون مسجد الحرام کی اور طاقون
کی سو معلوم ہوا کہ سب دروازے مسجد الحرام کے اس زمانے تک
انیس عدد ہین کہ کھلتے ہین اور اُن دروازون مین انتالیس
محراب ہین جانب مشرق کعبہ شریف سے کہ دروازہ بیت اللہ
شریف اور مقام ابراہیم اُس طرف ہی چار دروازے ہین ایک
باب بنی شیبہ کہ معروف ہے اِسوقت تک ساتھہ باب السلام
کے یعنے اِس زمانے مین اُسکو باب السلام کہتے ہین اُسمین تین

عدد طاق ہین دوسرا دروازہ باب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے
کہ اُسمین دو طاق ہین داخل ہوتے تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم اسطرف سے مسجد الحرام مین جسوقت کہ آتے تھے اپنی
دولت سرائے سے کہ وہ گھر بی بی خدیجۃ الکبری رضی اللہ عنہا
کا تھا پھر باہر تشریف فرما ہوتے تھے مسجد الحرام سے دولت
خانے کیطرف اسی دروازے سے انتہی تیسرا دروازہ باب
الجنایز ہے کہ نام اُسکا اِس وقت مین باب عباس ہے اِس
سبب سے کہ وہ دروازہ مقابل ہے گھر حضرت عباس رضی اللہ
عنہ کے اور اسمین تین طاق ہین اور کبھی باب النبی کو باب
الجنایز بھی کہتے ہین چوتھا دروازہ باب بنی ہاشم ہے کہ معروف
ہے وہ دروازہ باب علی سے یعنے اِسوقت مین اُسکو باب
علی کہتے ہین اُسمین بھی تین طاق ہین اور مسجد الحرام مین
جنوب کیطرف کعبہ معظمہ سے کہ طرف یمن کے ہے اُسمین بھی

سات دروازے ہین ایک دروازہ کہ اُسکو باب بازان
کہتے ہین اور اُسمین دو طاق ہین دوسرا وہ کہ باب البغلہ
ہے اُسمین دو طاق ہین تیسرا باب بنی مخزوم کہ معروف ہے
اب وہ دروازہ باب الصفا سے اِس سبب سے کہ وہ نزدیک
صفا پہاڑ سے ہے اور اُسمین پانچ طاق ہین چوتھا دراوزہ
وہ کہ معروف ہے باب جیاد صغیرہ اور اُسمین دو طاق ہین
پانچوان دروازہ باب المجاہدی ہے کہ اُسکو باب الرحمہ کہتے ہین
اُسمین بھی دو طاق ہین چھٹا باب عُجلان ہے کہ بسبب نزدیک
ہونے مدرسہ شریف عجلان کے اسکو باب عجلان کہتے ہین اور
اُسمین دو طاق ہین اور ساتوان ایک دروازہ ہے کہ واقع ہے
محاذات یعنے مقابل رُکن یمانی کعبہ معظمہ سے اور وہ معروف ہے
باب اُم ہانی سے اِس سبب کہ تھا وہ دروازہ نزدیک محل سرائے یعنے
گھر بی بی اُم ہانی کے اور وہ بیٹی ابی طالب کی تھین اور

داخل کیا گیا ہی وہ گھر اُنکا مسجد مین اور اُس باب مین بھی
دو طاق ہین اور مغرب کیطرف مسجد الحرام مین کعبہ معظمہ سے
پشت کیطرف تین دروازے ہین ایک باب حزورہ کہ معروف
ہوا ہے اسوقت باب وداع سے اُسمین دو طاق ہین دوسرا
باب الخیاطین کہ نام لیتے ہین اُسکا اسوقت باب ابراہیم اور وہ
دروازہ ایک طاق رکھتا ہے اور وہ بڑا ہے اور دروازون سے
اور نسبت نہین ہے اسکو طرف ابراہیم علیہ السلام کے بلکہ ایک خیاط
یعنے درزی تھا کہ اُسکا نام ابراہیم اور وہ بیٹھتا تھا نزدیک اُس
دروازے کے اور گذری عمر اُسکی اُس جگہہ بہت سی اسواسطے
معروف ہوا وہ دروازہ اُسکے نام سے تیسرا باب بنی سہم
معروف ہوا ہے وہ دروازہ باب العمرہ سے اِس سبب کہ باب
بنی سہم سے لوگ تنعیم کیطرف جاتے تھے عمرے کو اور آنا جانا
عمرے کا اُس دروازے سے بہت تھا بس اس سبب سے وہ باب عمرہ

مشہور

مشہور ہوا اور اُسمین ایک طاق ہی اور مسجد الحرام مین جانب
شمال کعبہ معظمہ سے پانچ باب ہین ایک وہ کہ معروف ہیے
باب السّدَّرہ اور اُسکو باب العُتَیق بھی لکھتے ہین اور نام
اُسکا پھلے زمانے مین باب العُمرہ تہا اور اُسمین ایک طاق ہی
اور دوسرا باب العجلہ کہ نام لیتے ہین اُسکا اُس زمانے مین باب
الباسطیہ اس سبب سے کہ وہ دروازہ نزدیک ہی مدرسہ عبد
الباسط سے اور اُسمین بھی ایک طاق ہی تیسرا ایک دروازہ
ہیے طرف باب زیادہ ذکر کئے گئے ہے اور وہ شام کیطرف کعبہ
مشرفہ سے ہی اور وہ اب معروف ہی باب قطبیہ وہ بھی ایک
طاق کا ہی چوتھا باب وہ کہ طرف دار الندوہ ہے وہ دروازہ
بھی تین طاق کا ہی پانچوان باب کہ معروف ہی باب الدُّرَیبہ
قریب منارہ باب السلام کے ہی اُسمین ایک طاق ہی

بیان ستونہائے مسجد الحرام کا وہ ستون کہ اس زمانے تک موجود

ہیں پس جاننا چاہئے کہ سب ستون مسجد الحرام کے پانچ سو پچپن
ہیں اور سب ستون تین قسم پر ہیں ایک حجر رخام یعنے سنگ
رخام سے اور دوسرے حجر صوان سے اور تیسرے حجر شمیسے سے
رخام کے رکو پیش اور خاکو زبر ایک پتھر ہے سفید اور نرم اور
اور صوان کے صاد کو پیش اور واو کو تشدید ایک قسم کا پتھر ہے
سخت اور یہہ دو قسم کے ستون تین سو گیارہ ہیں انمین سے
شرق کیطرف مسجد الحرام سے باسٹھہ ستون سنگ رخام سے
ہیں اور شمال کیطرف کہ اسطرف حطیم ہے اکیاسی ستون
ہیں رخام کے اور مغرب کیطرف چوسٹھہ ستون ہیں چہہ ستون
سنگ صوان کے اور اٹھاون ستون رخام سے ہیں اور جنوب کی
طرف حرم میں تراسی ستون ہیں گیارہ ستون سنگ صوان
کے اور بہتر ستون رخام سے اور زیادتی کہ جنکا بیان اوپر ہو چکا
وہ کہ واقع ہوئی طرف دار الندوہ کے اسمیں پندرہ ستون ہیں

اُسمین سے ایک ستون سنگ صوّانکا اور چودہ ستون رُخام کے
ہین اور جو زیادتی کہ باب ابراہیم کیطرف واقع ہے اُسمین
سولہ ستون ہین سب رُخام کے اور تیسرے قسم کے ستون
حجر شمیسی سے ہین اور نسبت کئے گئے ہین وہ پتھر شمیسی سے
شُمیسی کے سین کو پیش اور میم کو زبر اور یا کو جزم پھر سین کو
زیر اور یا کو جزم فقط اور یہ عربی زبان مین کوئے کو کھتے
ہین کہ وہ بیر مکہ معظمہ اور بندر جدّہ کے درمیان ہے اور
کھتے ہین کہ حد حرم کی جدّہ کیطرف اُسی کوئے سے ہے
اور یہین نزدیک اُس کوئے کے بہت پھاڑ زرد رنگ کے اور
لائے ہین اُن پتھرون کو وہان سے مکہ معظمہ مین اور یہہ تمام
ستون شمیسی دو سو چالیس ہین اُنمین سے جہت شرقی
یعنے مشرق کیطرف مسجد الحرام سے تیس ستون ہین اور جانب
شمالی کے چوالیس ستون ہین اور جہت غربی کے چھبیس ستون

ہین اور جنوب کیطرف اسمین چھتر ستون ہین اور چار تو
رکنون پر مسجد الحرام کے چار ستون ہین ہر ایک کونے پر ایک
ستون ہے اور زیادتی مین باب الندوہ کے چھتیس ستون
ہین اور زیادتی مین باب ابراہیم کیطرف اٹھارہ ستون ہین
ہین ❊ بیان قبون کا اما قبے مسجد الحرام کے ایک سو باون
ہین انمین سے جانب شرقی مسجد الحرام سے چوبیس قبے ہین
اور جانب شمالی حرم سے چھتیس قبے ہین اور جانب جنوبی حرم سے
چھتیس قبے ہین اور وہ رکن مسجد الحرام کا کہ قریب منارۂ حزورہ
کے ہے اسمین ایک قبہ ہے اور زیادتی مین باب الندوہ کے سولہ
قبہ ہین اور زیادتی باب ابراہیم کیطرف پندرہ قبے ہین
بیان کنگورون کا اما کنگورے مسجد الحرام کے سب یکہزار تین سو
باون ہین انمین سے ایک سو تین کنگورے سنگ رخام سے
ہین اور باقی سب حجر شمیسی سے ہین اور جانب مشرق حرم سے

ایک سو پانچ تیس کنگورے ہین اُسمین ایک کنگورہ رُخام کا
اور وہ بڑا ہی اور باقی سنگ شمیسی سے ہین اور جانب شمالی
حرم سے تین سو اکتالیس کنگورے ہین منجملہ تیس رخام سے ہین اور انمین
تین کنگورے بڑے ہین اور باقی حجر شمیسی سے ہین اور جانب
غربی حرم سے دو سو چار کنگورے ہین اور انمین چہتر کنگورے
سنگ رخام سے ہین اُنمین ایک کنگورہ بڑا ہی اور باقی حجر شمیسی سے
ہین اور جانب جنوبی حرم سے تین سو تین تیس کنگورے ہین
اُنمین سے ستر کنگورے رُخام سے ہین اور اُنمین بھی تین کنگورے
بڑے ہین اور باقی سنگ شمیسی سے ہین اور زیادتی ہین باب
الندوہ کے ایک سو اکانوے کنگورے تمام حجر شمیسی سے اور
زیادتی ہین باب ابراہیم کیطرف ایک سو چھیالیس کنگورے
ہین سب سنگ شمیسی سے ہین فقط نہ سوائے اسکے بیان مناروں کا
اما منارے مسجد الحرام کے واسطے اذان کے اس زمانے تک سات

عدد ہین کہ انپر اذان کہتے ہین پانچ وقت ایک منارہ انمین
سے باب عمرہ پاس ہی اور دوسرا منارہ قریب باب
السلام کے ہی اور تیسرا منارہ باب علی پاس ہے چوتھا منارہ
باب الحزورہ پاس ہے پانچوان منارہ باب الزیادہ پاس ہے
چھٹھا منارہ قریب مدرسہ سلطان قائیتبائی کہ واقع ہی در
میان صفا اور مروہ کے قریب مسعی اسے یعنے جہان سے دوڑتے
ہین ساتوان منارہ سلیمانیہ ہی سلطان سلیمان خان کا
کہ واقع ہی درمیان باب الزیادہ اور باب السلام کے اور
یہ بھی معلوم رہی کہ مسجد الحرام مین پہلے زمانے مین منارے
دوسرے بھی تھے کہ ذکر کیا ہی انکا علماء تواریخ نے اپنی کتابون
ولیکن نرہا ہے انمین کچھہ نشان اس زمانے مین یہہ حاصل کلام کا
قطب الدین اور دوسرونکا ہی فائدہ بیشتر علامہ قہستانی
سے تعداد تمام گزونکی ہوئی تھی کہ وہ سب مسجد الحرام ایک

لاکھہ بیس ہزار گز ہی ولیکن تحقیق وہ ہی کہ علامہ فاسی نے
تاریخ صغیر اپنی مین کہ نام اوسکا تحصیل المرام ہے نقل کیا ہی کہ ماپا ہی
مین نے مسجد الحرام کو لوہے کے گز سے اور تحریر اسکے سے گز ہاتھ کا
بھی ظاہر ہوتا ہی یعنے علامہ فاسی نے ہاتھہ کا گز بھی لکھا ہی
پس ماپا مین نے لنبائی مسجد کی دیوار غربی سے تا دیوار شرقی
کہ مقابل اوس دیوار کے ہی مقدار تین سو چھپن اور آٹھوان حصہ
گز ہی لوہے کے گز سے پس ہوتی ہی وہ لنبائی مسجد کی
ہاتھہ کے گز سے چار سو ساٹھہ گز اِس سے معلوم ہوتا ہی کہ یہہ
گز لوہے کا ہاتھہ کے گز سے شاید بڑا ہوئیگا فقط اور ماپا مین نے
بیچو بیچ دیوار غربی حرم سے حطیم مین ہو کہ نزدیک دیوار شامی
کعبہ مشرفہ سے تا بیچو بیچ دیوار شرقی حرم تک یعنے ماپنے کے
وقت اوس ماپنے والے نے بیچ دیوار اور حطیم مین ہو کر پایا
لنبا رسے اور ایک بازو سے دیوار کے نہین ماپا ہی ورماپا

ہین نے عرض مسجد الحرام کا دیوار شامی سے تا دیوار یمانی تک دو سو چھپنسٹھ گز لوہے کے گز سے اور ہوتی ہے وہ مانپ ہاتھ کے گز سے تین سو چار گز اور ماپنا میرا بیچو بیچ دیوار شامی حرم کے مابین دیوار شرقی کعبہ اور مقام ابراہیم مین ہو کر بلکہ گذرا مین نزدیک مقام ابراہیم کے ہو کر تا بیچو بیچ دیوار یمانی تک انتہی جسطرح ذکر کیا ہی فاسی نے پس اس طریق سے تمام گز مسجد کے حساب ضرب سے بموجب گز لوہے کے چھ سو بائیس گز ہوتے ہاین اور ہاتھ کے گز سے سات سو گیارہ گز ہوتے ہاین واللہ اعلم

چوتھی فصل ہے

بیچ مقدار مطاف مین کہ اسقدر تھی مسجد زمانے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تک اور مطاف طواف کی جگہہ کو کہتے ہاین جاننا چاہئے کہ مولانا علی قاری نے شرح منسک متوسط مین لکھا ہے کہ

مراد مطاف سے وہ مکان ہی کہ مقرر کیا گیا واسطے طواف کے
اور اسیقدر تھی مسجد الحرام زمانے تک حضرت پیغمبر صاحب صلی اللہ
علیہ وسلم کے انتہی اور مولانا قطب الدین مکی نے تاریخ مکہ معظمہ میں
لکھا ہی کہ مطاف مطلق اسقدر ہی گرد بیت اللہ شریف کے
فرش کیا ہی اسمین اسوقت تک پتھروں کو تراشس کے
قسم سنگ صوان سے اور تیار ہوا تھا وہ دایرہ مطاف سن
نو سو ایک سٹھہ ہجری مین حکم سے سلطان سلیمان خان
ابن سلطان سلیم خان کے کہ سلاطین روم سے تھا انتہی بھی
لکھا مولانا قطب الدین نے اور خبر مین آیا ہی کہ ہوئی ابتدائے
فرش مطاف کی پتھروں صوان سے ایام خلافت سلطان
سلیم خان ثانی یعنے دوسرا ابن سلیمان خان اول سے کہ سلاطین
روم سے تھا اور پہلے اسکے بنایا تھا موضع مطاف کو اور طرح سے
یعنے بنایا تھا اوپر حاشیہ مطاف کے پتھروں سے دایرے کی

شکل اور اونچا کیا تھا اُسکو زمین سے تاکہ ظاہر اور روشن ہو
حدّ مطاف کی اور یہہ بھی جاننا چاہیئے کہ خبر نہوا مین وقت تالیف
کرنیکے اس رسالے کے اوپر کسی کتاب کے کہ اندازہ کیا ہو اُس کتاب
مین عرض و طول موضع مطاف کو گزونسے اسواسطے مایا مین نے
اُسکے تئین اپنی ذات سے گز شرعیہ سے کہ وہ چوبیس انگلی کا
ہے اور مطاف کی جگہہ واقع ہے دایرے کی طرح نہ اوپر صورت
تربیع کے اور دایرہ اُسکا سب طرف سے یکسان بھی نہین ہے
اور تربیع بمعنے مربعہ یعنے چارون طرف سے برابر پھر اسواسطے
مایا مین نے اُسکو چارون طرف سے مقابلہ سے اور بیچ کعبہ مشرفہ
سے یعنے سامھنے سے سامھنے تک پس پایا مین نے شمال کیطرف
کعبہ مشرفہ کے اور باہر دیوار حطیم سے پچیس گز اور ایک بالشت
دو انگشت اور مغرب کی طرف کعبہ مشرفہ سے چوبیس گز ہے
دو انگشت کم اور جنوب کیطرف کعبہ مشرفہ سے اکیس گز اور

اور اٹھ انگشت ہی اور مشرق کیطرف کعبہ معظمہ تا نہایت
باب السّلام قدیم تک چوالیس گز ہی اور حساب کیا گیا
ہی کہ یہہ سب گز سب جوانب کے مقابلے سے اور بیچ سے
کعبہ شریف کے اور نہ کو نون اور نہ اُسمکا نسے کہ واقع
ہی درمیان بیچ کے اور اگر حساب کیا جاوے مقابلہ
اور غیر وسط یعنے غیر بیچ سے تو ظاہر ہی کہ فرق اِس جانب
مین پڑ جاوے اِس سبب سے کہ مطاف واقع ہی دائرے
کی طرح پر نہ بصورت مربع کے ❋ فَلْيَتَدَبَّرْ وَاللّٰهُ
اَعْلَمُ بِحَقِيْقَةِ الْحَالِ وَاِلَيْهِ الْمَآلُ
پس غور کر تو کہ الله تعالی جانیوالا ہی حقیقت حال کا
اور اسیکی طرف سب کو پھر جانا ہی واللہ اعلم بالصّواب

پانچوین فصل مین

بیان ہی کعبہ شریف اور حرم محترم کی جانب کا او تھو

اُسکے علاقے مین بہی ان سب کی مانپ اور گنتی بہی ہی
جاناچاہئے کہ جامع الرموز مین آیا ہی بیچ مقدمہ مساحت
مسجد الحرام کے وہ عبارت یہہ ہی وَالْمَسْجِدُ فِی
وَسَطِ مَکَّۃَ ذِرَاعُہٗ مِاءَۃُ وَاَلْفُ وَعِشْرُوْنَ
وَطَاقَاتُہٗ اَرْبَعُوْنَ طَاقَۃً وَاُسْطُوَانَا
تُہٗ اَرْبَعُ وَعِشْرُوْنَ اَرْبَعُ مِئَۃٍ کُلُّھَا مِنْ مَرْمَرٍ
وَرُخَامٍ وَاَبْوَابُہٗ خَمْسَۃَ عَشَرَ ترجمہ
یعنے مسجد الحرام بیچ مکے بین ہی گیارہ سَو بیس گز ہی
اور طاق اُسکے چالیس ہین یعنے محراب دروازونکی چالیس
ہین اور ستون اُسکے چار سَو چوبیس ہین سب سنگ
مرمر کے اور رخام کے اور دروازے اُسکے پندرہ ہین انتہی
جاناچاہی کہ بلندی بیت اللہ شریف کی کہ کعبہ ظاہر ہی
طرف آسمان کے اس ایام مین اٹھارہ گز ہی اور یاو گز

اور گز شرعیہ چوبیس انگشت کا اور انگلی کا پہلو اور وسط
ہو نہ جڑ اور نہ نوک اور انگلی چھ جو کی اعتبار ہی نہ کم
نہ زیادہ اور جو کو انگلی پر پہلو سے رکھنا چاہیئے اور طول
بیت اللہ شریف کا رکن یعنے کونے حجر اسود سے تا رکن عراقی
کہ دیوار شرقی خانہ کعبہ ہی چبیس گز ہی اور چھ قلعہ یعنے
چھ بالشت اور رکن یمانی سے تا رکن شامی کہ دیوار غربی
کعبے کی ہی چوبیس گز ہی اور ایک بالشت اور عرض
بیت اللہ شریف کا رکن یمانی سے تا رکن حجر اسود کہ دیوار
جنوبی کعبہ شریف کی ہی اکیس گز اور ایک بالشت ہی
اور رکن شامی سے تا رکن عراقی کہ دیوار شمالی کعبہ ہی بائیس
گز ہی اور عرض دیوار خانہ کعبہ مشرفہ دو گز ہی اور واسطے
بیت اللہ کے دو چھت ہین ایک کے اوپر ایک یعنے دو چھتین
ملی نہین ہین اور طول چھتونکا ایکطرف سے اکیس گز

قدر زیادہ ہی اور دوسری طرف سے پیس گز ہی قدر
زیادہ اور عرض دونوچھت کعبۂ معظمہ کا ایکطرف اٹھارہ
گز ہی اور دوسری طرف سے سترہ گز ہی اور دروازہ
کعبہ شریف کا دیوار شرقی مین ہی اور طول دروازے
کعبہ مشرفہ کا چھہ گز اور دس انگشت ہی اور عرض دروازے
کعبہ کا چار گز ہی اور تختے دروازیکے ساج کے لکڑیکے ہین
اور زنگ یعنے پتر اُسپر چاندیکے لگے ہین اور چاندی
کی میخون سے مضبوط کیا ہی اور بلندی آستانے کی
یعنے چوکھٹ کعبہ مشرفہ کی زمین سے چار گز اور ثمن یعنے
اٹھوان حصہ گز کا ہی اور ناودان کعبہ شریف کا کہ
اُسکو میزاب رحمت کہتے ہین اور ہندی زبان مین پنالہ
کہتے ہین درمیان دیوار شمالی کعبہ ما بین رکن عراقی اور رکن
شامی کے ہی اور حجر اسمٰعیل علیہ السلام نیچے اُس میزاب

رحمت کی ہی اور حجر اسود درمیان مشرق اور شمال کے جو
رکن کعبہ شریف کا ہی اُس رکن مین ہی اور بلندی حجر اسود کی
زمین سے اڑہائی گز ہی اور چھٹھا حصہ گز سے تھوڑا زیادہ ہی
اور تعداد عرض اور طول حجر اسود کا کہ ظاہر ہی ایک وجب
یعنے ایک بالشت اور چار انگشت اور انگلیان آپس مین
ملی ہون اور طول اور حد مُستجار کی چار گز اور پانچ انگشت
ہی اور مقام مستجار درمیان رکن یمانی اور دوسرے دروازے
کعبہ مشرفہ کے ہی وہ دروازہ کہ اِس زمانے مین بند ہی
اور اُسکو مستجار اسواسطے کہتے ہاین کہ اُس جگہہ آدمی کھڑے
ہوتے ہاین اور ہاتھ اوپر دیوار کعبے کے رکھکر دعا کرتے ہاین
اور مغفرت گناہون سے طلب کرتے ہین اسواسطے اُسکو مُستجار
مِنَ الذُنُوبِ کہا ہی اور عرض اُس دروازے بند کا تین
گز ہی اور طول پانچ گز سے تھوڑا زیادہ ہی اور حطیم کا

اول نام حِجر تھا اسطرح کہ حے کو زیر اور جیم کو زبر اور اب
اِس زمانے مین اُسکو حطیم کہتے ہین وہ حطیم ایک حائط ہے
مُدَوَّر یعنے گول ادہا دایرہ اور یہہ حِجر جانب شمالی کعبے شریف
سے نیچے ناودان کعبہ کے ہے اور حِجر اُس جگہہ کا نام اسواسطے
ہوا کہ وہ جگہہ جدا ہوئی ہے کعبہ مشرفہ سے اور حد اُس
حِجر کے رکن عراقی سے تا رکن شامی تک ہے اور زمین حِجر کے
پتھرون رُخام سفید اور سیاہ اور سرخ اور سبز اور زرد
سے فرش کیا ہے اور اُس جگہہ سے کہ نیچے بِنائے کعبہ شریف
کے ہے تا دیوارِ حِجر تک کہ مقابل اُسکے ہے دس گز اور
تین پاؤ گز ہے اور سات گز یا چھہ گز اور ایک وجب
یعنے ایک بالشت اُسمین زمین کعبہ مشرفہ کی ہے اور باقی
زمین حجر کی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بکریونکی جگہہ تھی
بعدہٗ اُسکو داخل حِجر مین کیا ہے اور اُس حِجر کے دو دروازے

ہین ایک نزدیک رکن شامی کے اور دوسرا نزدیک رکن
عراق کے اور مابین دونو دروازے حجر کے مفاصلہ بیس گز
ہی اور دایرہ حجر کا بیتر کیطرف سے اوپر کا اٹھائیس گز
ہی اور باہر کیطرف سے چالیس گز اور پاؤ گز ہی
بیان حفر یکا ٭ کہ وہ ایک حوض ہی ملا ہوا دیوار شرقی
کعبہ مشرفہ سے اور نزدیک آستانہ کعبہ مشرفہ کے اور وہ اس
ایام مین مقام جبرئیل مشہور ہی اور بعضے کہتے ہین کہ یہہ
حفرہ وہ جگہہ ہی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام گارہ تیار کرتے
تہے واسطے تعمیر کعبہ شریف کے اور اسواسطے اہل مکہ اس
حفرے کو معجنہ کہتے ہین اور طول حفرے کا سات بالشت
اور سات انگشت ملے ہوئے ہی اور عرض اسکا پانچ
وجب یعنے پانچ بالشت اور تین انگشت طرف کعبہ کے ہی
اور عمق یعنے گہراؤ اسکا ایک بالشت اور چار انگشت ہی

اور شیخ محي الدین طبري وغیرہ نے لکھا ہے کہ یہہ حفرہ وہ جگہہ ہے کہ جبرئیل علیہ السلام نے حضرت سرورعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ پانچ وقت کی نماز درمیان روز متعارف کے اُس موضع مین گذاري ہے اور وقت پانچ وقت کي نماز کے معین کئے ہین اُس زمانے مین کہ خدا تعالی جل جلالہ نے نماز اِس امت مرحومہ پر فرض کی ہے واللہ اعلم بالصواب

بیان حدود مطاف کا ﴿ جاننا چاہیئے کہ حد بن مطاف کی یعنے طواف کرنے کي جگہہ کي حطیم کیطرف دیوار حطیم سے تا حد مطاف پچیس گز اور ایک بالشت اور دو انگشت ہے اور جانب غربي کے شادروان کعبۂ شریفہ سے تا سر حد مطاف چوبیس گز سے دو انگشت کم ہے اور شادروان بمعنے پشتہ کعبہ اور جنوب کیطرف شادروان کعبہ سے تا سر حد مطاف اکتیس گز اور اٹھہ انگشت ہے

اور دروازے کعبہ مشرفہ کیطرف سے تا سر حد مطاف ترپن گز

ہی اور تا حد باب السلام قدیم چوالیس گز ہی اور تمام طول

مطاف کا مابین حد شمال سے جنوب تک اٹھانوے گز

اور تین پاؤ گز دو انگشت کم یا قدرے زیادہ ہی ❊ بیان

عرض زمین مطاف کا قدمونکی گنتی سے اما عرض زمین

مطاف کہ گرداگرد کعبۂ مشرفہ کے پتھر سفید سے فرش کیا ہی

دروازے کعبہ سے مشرق کی طرف کہ مقام ابراہیم ہی

وہان سے تا شادروان کعبۂ معظمہ تک کہ مقابل اُس مقام

کے ہی چھپن سٹھ قدم ہی اور شمال کیطرف کنارۂ حد

مطاف سے تا دیوار حطیم کہ مقابل اُسکے ہی اڑتیس قدم

اور چھ انگشت ہی اور مغرب کیطرف کنارۂ مطاف سے

تا شادروان دیوار کعبۂ معظمہ تک اکاون قدم سے

دو انگشت کم ہی اور بھی طرف اور طرفون سے زیادہ ہی

اور جنوب کیطرف کنارۂ مطاف سے تا شادروان دیوار
کعبہ مطہرہ کی اُسی جگہہ تک کہ حجر اسود ہے سینتالیس قدم
ہے بیان ستونات مطاف کا اما ستون دایرۂ مطاف
کے جو واسطے لٹکانے قندیلونکے کھڑے کئے ہاین وہ سب ستون
تین تیس عدد ہاین ایکتیس عدد ہفت جوش کے یعنے ہفت
دہات کے ہین اور اُسکو بعضے لوگ پیچ رس بھی کہتے ہاین
اور دو ستون دونو کونو پر سنگ مرمر سفید کے ہاین اور در
میان ہر دو ستون یعنے ہر دو ستونون کے درمیان
مین سات قندیل شیشے کے لٹکے رہتے ہاین اور ہر روز روشن
ہوتے ہاین اور یہہ قندیلین گرد مطاف کے دو سو چوبیس
ہاین اور تمام قندیلین حرم کی ایکہزار ہاین سب شیشے کی ٭ جاننا
چاہئے کہ حرم محترم و بیت اللہ معظمہ تھوڑے سے بھرے ہاین
چارون طرف سے چنانچہ رکن حجر اسود مقابل دونو مشرقونکے

بیچ واقع ہوا ہی اور ستارہ قطب کا برابر رکن عراقی کے
معلوم ہوتا ہی باقی کو نیے اسیطرح قیاس کرنا چاہئیے ❀❀❀
بیان مصلون کا جاننا چاہئے کہ پہلا مصلا حنفیہ کہ وہ ایک ایوان
ہی یعنے ایک مکان ہی تین درکا دو منزلہ بعمارت عظیم الشان
طرف شمال کے باہر ستونات مطاف سے واقع ہی اور
اُس مصلے سے دیوار حطیم تک اڑتالیس گز ہی اور دوسرا
مصلا شافعی ہی کہ قریب چاہ زمزم کے ہی اور یہہ مصلا
دیوار کعبہ شریف سے چالیس گز ہی اور اُسطرف کوئی ستون
مطاف کا نہین اور یہہ مصلا بھی باہر ہی حد ستونون سے
اور یہہ واقع ہوا ہی درمیان عمارت چاہ زمزم اور منبر
عالی سنگ مرمر کے اور اُسپر ایک مکان ہی یکدرہ متصل
مقام ابراہیم علیہ السلام کے مشرق کیطرف اور تیسرا
مصلا حنبلی ہی اور اُسپر بھی ایک مکان ہی چھوٹا سا

ایکدرہ مقابل حجر اسود کے باہر ستونون مطاف سے جانب
مشرق کے اور کنارۂ دیوار مصلے سے تا پشتہ دیوار کعبہ کہ
نیچے حجر اسود کے ہے سینتالیس گز ہے چوتھا مصلا مالکی
ہے کہ اُسپر ایک چکان ہے ایکدرہ جانب مغرب کے باہر ستونات
مطاف سے واقع ہے اور کنارہ مصلے سے تا شادروان کعبۂ
پینسٹھہ گز ہے بیان مقام ابراہیم علیہ السلام یون نقل ہے
شیخ عزیز الدین سے کہ تاریخ سات سو ترپن ہجریہ مقدسہ ہین
مجاور کعبہ معظمہ کا تھا مین اور مقام ابراہیم علیہ السلام کو پیمایش
کیا مین پس پایا مین نے بلندی مقام مذکور کی روئے زمین سے
ثلث یعنے تہائی گز اور اٹھوان حصہ گز کا ہے اور اوپر سے
وہ سنگ مربع ہے یعنے چارون طرف سے تین پاؤ گز ہے
اور اُسپر نشان قدمین مبارک حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ہے
اور گرد جگہہ قدمون مبارک حضرت کے پتر چاندی کے لگائے

ہین اور پستے یعنے نچائی قدمون کی پتّر چاندی سے ساڑے
سات قیراط ہی یعنے تیسرا حصّہ گز سے آدہا قیراط کم ہی اور گز
چوبیس قیراط کا ہی اور چارون طرف اُس موضع کے ایک
صندوق زمین بین مضبوط کیا ہی اور اوپر اُس صندوق کے
غلاف اطلس سیاہ زربفت کا پہنایا ہی اور اُوپر اُس صندوق کے
ایک گنبذ چھوٹا سا لکڑی کا چار ستونون پر کھڑا ہی اور بھتر
اُسکے سونے اور لاجورد وغیرہ سے تمام منقش کیا ہی اور بہت
زیب اور زینت سے سوانرا ہی اور اوپر اُس گنبذ کے شیشے کے
تختون کو باہم ملا کر میخ زد کیا ہی اور ہر چار طرف صندوق کے چار
شباکہ ہفت جوش کے یعنے چار ٹٹّی جالی دار ہفت دہات کی
اُن چار ستونون سے کہ ذکر ہوئے ہین وصل ہین اور پیچھے اُس
گنبذ کے ایک مکان ہی کہ پتھر کے ستونون پر تعمیر کیا ہی اور اُس
مکان کا نام ایوانہ خلف کہتے ہین اور طول اُسکا اور عرض اُس

اُس موضع مصلے کا کہ جگہہ نماز گذارنے کی نفل طواف کی ہی پیچھے
اُس مکان کے پانچ گز اور سدس گز یعنے چھٹا حصہ گز ہی اور طول
وعرض شباکہ یعنے اُس جالی کا پانچ گز ہی اور شباکہ پنجریکو
بھی کہتے ہین اور اُس صندوق سے کہ جسمین مقام شریف ابراہیم
علیہ السلام ہی تا آستانہ دروان کعبہ بیت اللہ اکیس گز سے آٹھوان
حصہ کم ہی اور حجراسود سے تا مقام مذکور تک ستائیس گز ہی بیان
منبر کا جاننا چاہیئے کہ منبر خطبہ جمعہ کا مقابل رکن عراقی کے واقع
ہوا ہی بعمارت سنگ مرمر سفید عظیم الشان کے تیرہ زینے کا ہی
اور اوپر اُسکے ایک گنبد بملمع طلائی ہی بیان چاہ زمزم کا جاننا
چاہیئے کہ عمق یعنے گہرائی بیر زمزم کی سترہ گز ہی اور عرض منہہ اُس
چاہ کا چار گز سے چار گز ہی اور دیوار کعبہ شریف سے تا چاہ زمزم
تک تین تیس گز ہی اور فرق درمیان مقام ابراہیم علیہ السلام کے اور
چاہ زمزم کے اکیس گز ہی اور پیچھے اوس مکان کے کہ جسمین چاہ زمزم

ہی ایک گنبذ ہی کہ اُسکو قبۃ الفراشین کھتے ہین اِسواسطے
کہ فراش لوگ اُسمین شمع اور شمعدان اور بچھونے اور قرآن مجید اور
جو کچھہ حاجت کی چیزین ہین مسجد الحرام کی سب اُس جگہہ رکھتے ہین
اور پیچھے اُس قبۃ الفراشین کے ایک گنبذ دوسرا ہی کہ اُسکو سقایۃ
الحاج کھتے ہین اور پیچھے اُس مکان کے کہ مصلاّے شافعی اُسمین ہی
ایک دروازہ کہ اُسکو باب السّلام کھتے ہین اور ایک زینہ چوبی مانند
نبرک کے گیارہ پایکا واسطے داخلی بیت اللہ شریف کے قریب مکان
زمزم کے رہتا ہے کہ نواب مدراس نے بھیجا تھا بیان مفصل گنتی اور
دور ستونات مسجد الحرام کا جاننا چاہئے کہ کتنے ستون مسجد الحرام کے
گرد بگرد کتنے دور مین ہین سوائے ان ستونونکے کہ باب السّلام اور
باب زیادہ مین ہین وہ سب چھہ سَو چوراسی ستون ہین چارون
طرف حرم کے اور ہر طرف تین قطار ستون ہین بعضے جگہہ کم اور
بعضی جگہہ زیادہ چنانچہ کنج صفا کیطرف تین قطار ستون ہین

کچھہ کم اور باب ابراہیم اور باب الزیادہ کیطرف تین قطار سے
زیادہ ہین پچاسی ستون بیان مفصل منارونکا جاننا چاہئے
کہ منارہ مسجد الحرام کے سات ہین چار چارون کونون پر حرم کے اور
تین منارے سوائے کونون کے ہین اور زبیر جندی نے لکھا کہ مساحت
حرم کی یعنے ماپ مسجد الحرام کی ایک اور بیس ہزار گز ہے لیکن طول
مسجد الحرام کا ہاتھ کے گز سے علامہ فاسی کے زمانے مین باب بنی شیبہ
سے کہ مشہور ہے ساتھ باب السلام کے اور وہ کونہ دیوار شرقی مسجد کا
ہے تا باب عمرہ کہ وہ کونہ غربی مسجد کا ہے چار سو سات گز ہے اور
دوسرے حساب سے یہہ ماپ گزون کی تین سو بیس خطوہ ہوتی ہے
اور خطوہ بمعنے قدم رفتار اور عرض حرم شریف کا باب بنی مخزوم
کہ مشہور ہے ساتھ باب الصفا کے اور یہہ دیوار جنوبی مسجد کی ہے تا دیوار
اصلی مسجد کی کہ شمال کیطرف ہے قریب باب الندوہ تین سو چار گز ہے
اور یہہ ماپ دوسرے حساب سے دو سو ترپن خطوہ ہوتے ہین

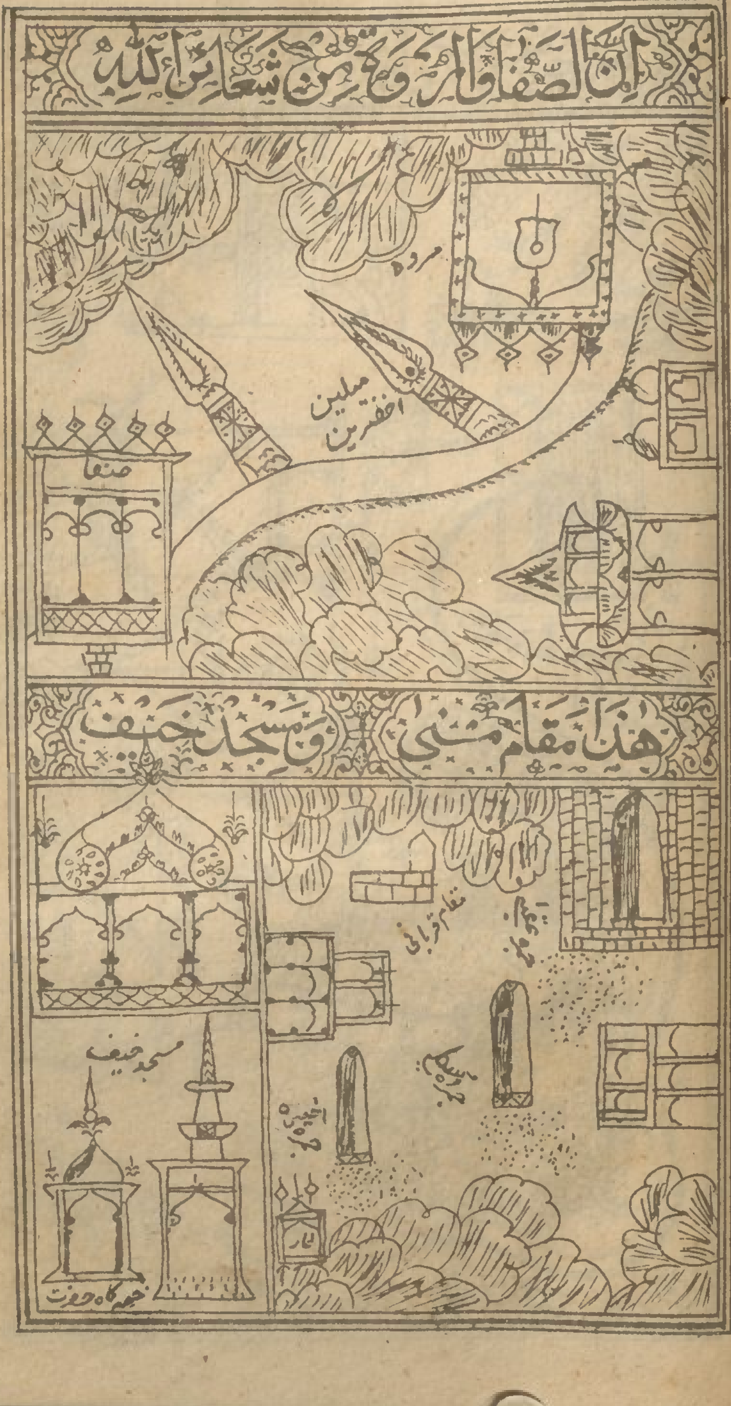
إن الصفا والمروة من شعائر الله
مروه
میلین اخضرین
صفا
هذا مقام منى و مسجد خیف
مقام قربانی
جمره وسطی
منار
مسجد خیف

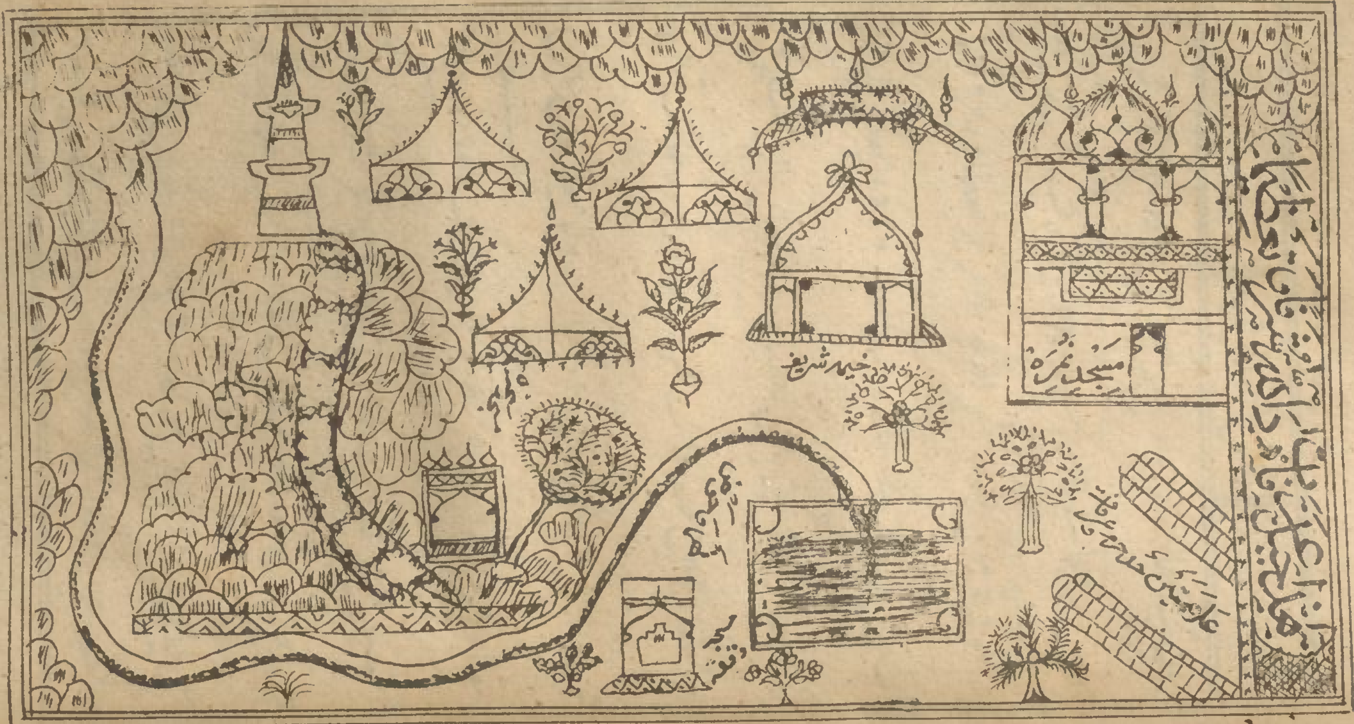
ہٰذا جبل عرفات زادہ اللہ شرفاً و تعظیماً
مسجد نمرہ
خیمہ شریف
علامتین حد حرم و عرفات

چھٹی فصل بیچ

بیان ہے صفا اور مروہ اور کچھہ تھوڑا منی کا اور حدود حرم محترم کا
اور حدین عرفات کا اور مسجد نمرہ کا بیان ہے ※ اِنَّ الصَّفَا
وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ ※ ترجمہ صفا اور مروہ جو ہین
نشان ہین اللہ کے فائدہ صفا اور مروہ دو پہاڑ ہین مکے
کے شہر مین ※ کہتے ہین کہ صفا اور مروہ باہر ہین مسجد الحرام سے
اور مشرق کو ہین صفا جانب جنوب کے اور مروہ جانب شمال کے
ہے اور جامع مین لکھا ہے کہ درمیان دونو پہاڑون مین
صفا اور مروہ کے اٹھہ سو اٹھتر گز کا فرق ہے اور شرح صراط
المستقیم مین لکھا ہے کہ دو میل اخضرین دیوار حرم مین رکھی
ہین آج کے دن تک اور وہ ایک علامت ہے انتہائے جگہہ
سعی کی یعنے وہ دونو میل پتھر کی بشکل منارے کے ہین اور سبز
رنگ ہین اور دیوار حرم مین وصل ہین جسوقت

که صفا اور مروه کے بیچ مین سعی کرتے یعنے دوڑتے ہین
تو دونو میلون کے درمیان مین جتنی جگهه ہے اُسقدر دوڑ
کر جاتے ہین ساتوان پهیرون مین اور باقی کی جگهه مین
آہسته چلتے ہین اور شیخ الاسلام نے کها ھے که دو نشان
ہین میل کی شکل کهچے ہین دیوار مسجد الحرام مین اور الگ نهین
ہین وه دیوار حرم سے اور یهه دونو علامت ہین واسطے سعی
کے یعنے صفا سے مروه کیطرف جاوے تو اُس میل سے اُس میل
تک دوڑ کر جاوے اور مروه سے صفا کو آوے تو اُس میل سے اس میل
تک دوڑ کر آوے مگر عورت اور بیمار کو آہسته چلنے کا حکم ھے
بیان مین آیا ہے که منی باہر ھے مکه معظمه سے مشرق کیطرف
اور تهوڑی مایل ھے یعنے دبی ھے جنوب کیطرف پهر اگر کوئی
اُس موضع مذکور مین نماز گذارے تو چاہئے که متوجهه ہو طرف
مغرب شمالی کے اور زاد الغریب مین آیا ھے که منی ایسے

ہین

تین میل ہی مزدلفہ اور عرفات چھ میل ہی منی سے تقریباً اور
مناسک مین ملّا رحمۃ اللہ سندھی علیہ الرحمہ کے آیا ہی کہ حدّین
عرفات کی چھ ہین پھیلے حد تمام ہوتے ہی اُس شاہ راہ تک کہ
جاتی ہی مشرق کیطرف دوسری حد ان پہاڑون تک کہ پیچھے
زمین عرفات کے ہین تیسری حد بساتین تک یعنے باغون تک
کہ متصل ہین قریہ عرفات سے اور یہہ قریہ واقع ہی بائین طرف
اس شخص کے جو کھڑا ہو عرفات کی زمین پر قبلہ کیطرف منہہ کرکے
اور قریہ بمعنے گاؤن ہی چوتھی حد تمام ہوتی ہی وادی عرفات تک
یعنے عرفات کے میدان تک اور عرفات تمام داخل ہی زمین حل مین اسواسطے
کہ حد حرم کی تمام ہوئی مسجد نمرہ مین کہ وہ باہر زمین عرفات سے ہی ملی ہوئی زمین
عرفات سے اور بعضے علمانے لکھا ہی کہ تھوڑی سی مسجد مذکور عرفات
کی حد مین داخل ہی اور شرح ملا علی قاری میں اوپر مناسک کے
لکھا ہی کہ مسجد نمرہ آخر حد عرفات سے قریب اُسکے بلکہ بعضون نے

لکھا ہی کہ بعضے اِسی قول پر ہین اور ترجمہ خلاصہ مشکوٰۃ مین کہ
نام اُسکا صراط الحیوٰۃ ہی لکھا ہی کہ نمرہ کی نون کو پیش اور میم کو
زیر اور ریکو زبر قریب وادی عرفات اور نھایت زمین حرم کے
ہی یعنے زمین حرم کی وہان تک ہی اور زاد الغریب مین آیا ہی
کہ مراد حرم سے حرم مکہ ہی یعنے یہان حرم سے مراد شہر مکہ ہی کہ
شہر مکہ سے ہر چار طرف حدین حرم کے مقرر ہین چنانچہ جانب
مشرق کے چھہ میل تک حد حرم کی ہی اور جانب مغرب اُس
شہر سے بارہ میل ہی اور جانب شمال کے تیرہ میل ہی اور جانب
جنوب کے چوبیس میل ہی اور شرح صراط المستقیم مین لکھا ہی
کہ نمرہ ایک موضع ہی نزدیک عرفات سے اور آخر زمین حرم کے
ہی اور گویا کہ وہ ایک برزخ ہی درمیان حل اور حرم کے اور برزخ
اُسکو کہتے ہین کہ ایک چیز دو چیز و نمین ملتی ہو جیسے کہ مونگا پتھر
اور لکڑی مین ملتا ہی اور بانورو نمین بندر آدمی اور جانورو نمین

ملتا ہي اسيطرح وہ زمين نمرہ کي حل اور حرم دونون مين ملتي
ہي حدا نہين معلوم ہوتي ہي حل بمعنے غير زمين سوائے حرم کي
زمين سے اور ملّا علي قاري نے لکھا ہي کہ مسجد نمرہ مين وقوف
جايز نہين ہي يعنے نمرہ کي مسجد مين يوم الحج مين کھڑا رہنا درست
نہين ہي کہ وہ قريب عرنہ کے ہي اور درميان شرح کنز کے
آيا ہي کہ بطن عرنہ يعنے عرنہ کي حد کے بيچ مين کھڑا ہونا درست نہين
اور وجہ اُسکي يہہ ہي کہ پيغمبر خدا صلي الله عليه وسلم نے شيطان کو اُس
جگہہ کھڑا ديکھا ہي جاننا چاہيے کہ عرنہ قريب عرفات کے ہي اور
وہ مقام عرنہ چار ميل چار جگہہ بنے ہين بصورت ايک ديوار چوقور
کے اُسمين سے دو ميل کہ طرف کعبہ مشرفہ کے ہين وہ حد زمين
حرم کي ہي اور وُہ دو ميل دوسرے کہ طرف عرفات کے ہين
وہ حد زمين عرفات کي ہي اور اُن دونو حدونکو بطن عرنہ کہتے ہين
اس درميان مين روز حج کے کھڑا ہونا نچاہيئے والله اعلم بالصواب

دوسرا باب ہی بناے مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان مین اور اِس باب مین چھہ فصل ہین

پہلی فصل ہین بنائے مسجد شریف کا بیان ہی ٭ اب جاننا چاھئے کہ بعد بیان کرنے عرض اور طول اور بناء کعبۂ معظمہ اور حرم محترم کے تھوڑا سا بیان بناء مسجد نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کا ہوتا ہی وہ یہ ہی کہ علماء سِیَر اور تاریخ کے قبول کرے اللہ تعالےٰ کوشش انکی یون بیان کرتے ہاین کہ جب انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مکہ معظمہ سے ہجرت کرکے مدینہ منورہ کیطرف تشریف فرما ہوئے اور ناقہ سواری مبارک کا داخل مدینہ منورہ کے ہوا ابو ایوب انصاری کہ عاشق اوس ذات پاک کے اور پروانہ جمال جہان ارائے انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے تھے آپ کی خدمت مین عرض کی کہ ہمارے گھر کو اپنے قدمون سے روشن فرمائیے آپ نے فرمایا کہ یہ ناقہ حق تعالی کیطرف سے

مامور ہی جہان آپ سے بیٹھہ جاویگا وہان مین رہونگا
پس وہ ناقہ جب قریب اوس جگہہ کے جہان اب مسجد ہی
پہنچا خود بخود مسجد کے دروازے کی جگہہ بیٹھہ گیا تب آنحضرت نے
اپنے زبان فیض ترجمان سے فرمایا ❊ هٰذَا الْمَنْزِلُ لَنَا اِنْشَاءَ
اللّٰهُ تَعَالٰی یعنے یہی مقام ہمارا ہی اگر چاہا اللہ تعالے نے
اور آپ ناقے سے اترے اور یہ آیت پڑھی ❊ رَبِّ اَنْزِلْنِیْ
مُنْزَلًا مُبَارَكًا وَاَنْتَ خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ ❊ ترجمہ
ای رب اتار مجکو برکت کا اتارنا اور تو ہی بہتر اتارنیوالا اور
اُسوقت اوس جگہہ چند درخت کہجور کے تہے اور اونمین ایک
مربد تہا حق دو یتیم کا کہ بعضے انصار اون دونو یتیمونکو پرورش
کرتے تہے یعنے مربد اوس جگہو کو کہتے ہاین جہان کہجور سکہلائی
جاتی ہی بعد تشریف لانے انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
بعضے مسلمانو نے اوس جگہہ پر نماز پڑہنا شروع کیا بعد

چند روز کے جناب رسالت مآب نے اون دونو یتیمونکو بلوائے
فرمایا کہ تم اپنی اِس جگہہ کو مسجد بنانے کے واسطے ہمارے ہاتھہ
بیچ ڈالو اون دونو نے عرض کی کہ بے قیمت ہم آپ کی نذر کرتے
ہین آپ نے یہ بات قبول نہ کی اور قیمت دیکر اونسے وہ جگہہ مول
لی بلکہ بعضے انصاریون نے چند درخت کھجور کے قیمت سے زیادہ
انکو دیئے بعد خرید کرنے کے آپ نے فرمایا کہ اِس زمین کو برابر
اور ہموار کردو اور جو درخت بے موقع تھے اونکو کٹوا ڈالا بعد
برابر ہونے کے بنا مسجد مبارک کی شروع ہوئی اور بقیع مین
مسجد حضرت ابراہیم علیہ السلام کے شمال کیطرف قریب بیر ایوب کے اینٹین
بنوائین اور آپ اپنی ذات پاک سے اور کتنے اصحاب پتھر اور اینٹ وگل
سے لاتے تھے اور واسطے شوق زیادہ کرنے اور تسلی اصحاب کے
یہہ بیت خوشنجر کے مضمون کے پڑھتے تھے ❊ اَللّٰھُمَّ لَاخَیرَ
اِلَّاخَیرُ الْاٰخِرَۃِ فَارْحَمِ الْاَنْصَارَ وَ الْمُھَاجِرَۃَ ❊ ترجمہ

ترجمہ یا اللہ نہین بہتری مگر بہتری اخرت کی پس رحم کر تو انصار
ور مہاجرون پر اور چہت مسجد کی کہجور کی شاخون سے بنائی
اور ستون اوسکے کہجور کی لکڑیکے اور حدیث مین آیا ہے
کہ جب جناب رسالت مآب نے مسجد کی بنا رکھی حضرت
جبرئیل علیہ السلام اللہ تعالے کیطرف سے یہ حکم لائے کہ چہت
بناؤ مانند چہت حضرت موسیٰ علیہ السلام کے کہ اوسکی بلندی
سات گز زیادہ نہو اور کوئی زینت اور نقاشی کی بات
اوسمین نہووے خالی تکلف سے ہووے اور چہت مسجد
نبوی کی انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین اسطرح
کی تہی کہ اگر پانی برستا تہا تو مٹی چہت کی لوگون پر گرتی تہی
اور طول مسجد نبوی کا پہلے مرتبے کی بنا مین قبلہ کیطرف سے
یعنے جنوب کی طرف سے شمال تک چون گز تہا اور عرض اسکا
مشرق سے مغرب تک ترسٹہہ گز تہا اور پہر بعد فتح خیبر کے

سن سات ہجری مین نئے سرسے دوسری مرتبہ بنا کی گئی
اور اس مرتبے مین دونو طرف عرض اور طول مین سو سو گز
برابر کیا گیا اور طبرانی نے نقل کیا ہی کہ ایک انصاری کا گھر تھا
مسجد کے ہمسایہ مین جناب رسالت ماب نے اوس انصاری سے
فرمایا کہ تو اپنے گھر کو دیتا ہی مسجد مین ملانیکو اس شرط پر کہ
تیرے واسطے بہشت مین گھر ہووے اوس شخص نے اِس
سعادت کی توفیق نپائی اور اِس سے محروم رہا کہا کہ یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سوائے اِس گھر کے اور مال
نہین ہی اور اہل و عیال بھی رکھتا ہون اس سبب سے مین
دے نہین سکتا انحضرت صلعم نے اوسکے عذر کو قبول کیا بعد
اسکے حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ تعالے عنہ نے اوس
گھر کو دس ہزار درم دیکر خرید کیا اور انحضرت صلعم کی خدمت مین
حاضر ہو کر عرض کی کہ اوس زمین کو بعوض بہشت کے گھر کے آپ

مجھسے لیجیے انحضرت نے اُسے اوسیی شرط پر لیکر داخل مسجد
شریف کے کیا اور آپ نے اپنے دست مبارک سے مسجد کی
بنا مین اینٹ رکھی اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کو
طلب کرکے فرمایا کہ تم بھی ایک اینٹ اپنے ہاتھ سے رکھو چنانچہ
انھون نے بھی رکھی اور حضرت عمر اور عثمان نے بھی بموجب حکم
انحضرت صلعم کے ایک ایک اینٹ رکھی اور اسیطرح مسجد
قبا مین بھی ہوا ہے مگر حضرت عثمان رضی اللہ تعالے عنہ کے ہونیمین
بیچ بنائے مسجد قبا کے کلام ہے کہ وے اوسوقت تک حبشہ سے
تشریف نہ لائے تھے واللہ اعلم اور امام احمد رح ابو ہریرہ
رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت کرتے ہین کہ اصحاب اینٹین
لاتے تھے اور انحضرت صلعم بھی اُونکے سات اینٹین لاتے تھے
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کہتے کہ ایک مرتبہ مینے دیکھا کہ
انحضرت صلعم پیٹ سے سینے تک اینٹین اوٹھائے ہوئے

جاتے ہین مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجہکو دیجئے مین لیجاؤن
آپ نے فرمایا کہ اینٹین بہت ہین تو بہی اوٹھالا یہ مجہکو لیجانے
دے اور فرمایا ای ابو ہریرہ لَاعَیْشَ اِلَّاعَیْشُ الْاٰخِرَۃِ یعنے
دنیا کی عیش کچہہ حقیقت نہین رکھتی عیش اور آرام وہی ہے
جو آخرت مین ہوگی اور یہ حال دوسری مرتبے کی بنا کا ہے
اسواسطے کہ ابو ہریرہ ایمان لائے ہین ساتوین سال جس
سال خیبر فتح ہوا ہے اور مسجد کی پہلی بنا اُس سے پہلے ہے
اور حدیث صحیح مین آیا ہے کہ ہر صحابی ایک ایک اینٹ
اوٹہاتے تھے اور عمّار بن یاسر دو دو اینٹین اُوٹہاتے تھے
انحضرت صلعم نے اونکو دیکہہ کے فرمایا وَیْحَ عَمَّارٍ یَقْتُلُہُ
الْفِئَۃُ الْبَاغِیَۃُ یَدْعُوْھُمْ اِلَی الْجَنَّۃِ وَیَدْ
عُوْنَہٗ اِلَی النَّارِ ترجمہ افسوس ہے عمّار پر قتل کرینگے
اُسکو ایک گروہ باغی بلاویگا انکو طرف جنت کے اور بلاوینگے

وے اُسکو طرف دوزخ کے اور سولہ یا سترہ مہینے تک
پہلی بنا ہیں قبلہ بیت المقدس کی طرف رہا تھا اُوسوقت
مسجد کے تین دروازے تھے ایک دروازہ پائین کیطرف تھا
یعنے مسجد کے سامھنے کہ اب اوسی طرف قبلہ ہی اور ایک دروازہ
مغرب کی طرف کہ اب اوسکو باب الرحمن کھتے ہیں اور ایک دروازے
اور تھا کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوس طرف سے تشریف
فرما مسجد میں ہوتے تھے اور وہ باب عثمان تھا کہ اُوسکو
باب جبرئیل کھتے تھے قریب تھا انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
مسجد سے نہ وہ دروازہ کہ اب سب لوگ اُوسکو باب جبرئیل
کھتے ہیں اور جب قران شریف قبلہ کے پھیرنے میں نازل
ہوا حضرت جبرئیل امین صلی اللہ علیہ وسلم حق تعالے کے حکم سے
آئے اور جتنی چیزیں حجاب ہی تھیں جیسے پہاڑ اور درخت
اُن سبکو کعبہ معظمہ کے مقابلہ سے اوٹھا لیا اور بنا مسجد نبوی کی

جس جگھہ کہ اب ہی کعبہ معظمہ کو دیکھہ کر رکھی گئی جزاب رحمت کی طرف اور بعد پھرنے قبلہ کے چودہ یا پندرہ روز تک کے جگھہ نماز پڑھنے انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اسطوانہ مخلق پیچھے تھی کہ اوسکو اسطوانہ عایشہ رضہ کھتے ہاین بعد اوسکے جھان اب محراب ہی وہان مقرر ہوئی اور انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانیمین محراب کا نشان جسطرح کہ اب مسجدونمین ہوتا ہی نتھا ابتدا محراب بنانیکی عمر بن عبد العزیز کے وقت سے شروع ہوئی جسوقت کہ وہ ولید بن عبد الملک اموی یعنے بنی امیہ کیطرف سے امیر مدینہ کا تھا اور مقام نماز پڑہنے انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جسوقت کہ قبلہ بیت المقدس تھا وہ جگھہ تھی کہ اگر کوئی شخص اسطوانہ عایشہ کیطرف پیٹھہ کرکے شام کیطرف چلے اور جب باب عثمان رضہ سیدھے ہاتھہ کیطرف آوے اوس جگھہ اوسی باب کے مقابلہ ہاین کھڑا

ہوجاوے وہی جگہہ یادوے جس جگہہ آپ نماز پڑھتے تھے اور
انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم قبل منبر کے رکھنے کے محراب کے قریب
جو جانب مغرب کے متصل ہے کھڑے ہوکر خطبہ پڑھتے تھے
اور سب صحابہ کو سناتے تھے اور کدہی کدہی زیادہ کھڑے ہونے
جو رنج ہوتا تھا تو ایک کھجور کی لکڑی پر کہ اوسی جگہہ گڑی
تھی تکیہ دیکر کھڑے ہوتے تھے بعد کتنی مدت کے ایک شخص
مسافر مدینہ منورہ مین آیا تھا اور ایک صحیح روایت مین ایا ہے
کہ وہ شخص مدینہ کا رہنیوالا تھا اور کسی انصار کی بی بی کا غلام
ازاد کیا ہوا تھا اوسنے انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین
عرض کی کہ اگر حکم ہو تو ایک منبر آپکے واسطے تیار کرون کہ اوسپر
کھڑا ہونا اور بیٹھنا آپ کا دونو اچھی طرح سے ہووین اوسکی
عرض قبول ہوئی اوسنے ایک منبر بنایا تین زینے کا اور درجہ
تیسرا ادھی مقام جلوس انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا تھا

بھی روایت صحیح ہی اور جب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے
اوس منبرکو اوس جگہہ مین جہان اب ہی رکھہ کر پہلی جگہہ کو
چھوڑکر اپنے قدم مبارک سے مزین فرمایا تب وہ لکڑی کہ جسپر
کدھی کدھی آپ خطبہ پڑھنے کے وقت ٹیک دیتے تھے آپ کے
فراقمین شق ہوگئی اور ایک آواز مانند اونٹنی کی آواز کے
کرکے رونا شروع کیا اسطور سے کہ جتنے صحابہ وہان حاضر
تھے سب نے وہ آواز سنے اور یہ حال عجیب دیکھہ کر سب کے سب
رونے لگے انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اِس حال کو دیکھکے منبر سے
تشریف نیچے لائیے اور دست مبارک اپنا اوس لکڑی پر
شفقت سے رکھا اور فرمایا کہ اگر تو چاہے تو جسطرح تو تھی
اوسیطرح تجھکو رہنے دون اور اگر تو چاہے تو بھشت مین
تجھکو حق تعالے کے حکم سے ایک درخت کردون کہ بھشت کی
نھرون سے تو پانی پیا کرے اور ہمیشہ بارور رہے اور سب بھشتی

ہنبر پھل کھایا کرین بعد ایک لحظہ کے انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
اصحاب کیطرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ اُسنے بہشت کے رہنے کو
اختیار کیا اور وہ لکڑی کسی صحابی پاس تھی بعد گذرنے
بہت مدت کے سڑ گل گئی اور ایک روایت مین آیا ہی
کہ اوسکو اوسی جگھہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دفن
کردیا اور طول منبر شریف کا دو گز تھا اور عرض ایک گز اور ہر
زینے کا عرض ایک بالشت تھا یہی ہی صحیح روایت پھر وہ
منبر خلفاء راشدین کے زمانے تک اسی طرح رہا اور ایک روایت مین
آیا ہی کہ پہلے حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ نے اوسکی پوشش
کپڑے کی بنائی تھی اور بعضون نے لکھا ہی کہ اول حضرت معاویہ
رضی اللہ تعالی عنہ نے اوس منبر کی پوشش بنائی تھی اور چھہ
زینے بناکے منبر نبوی کو اوسکے اوپر رکھا تو سب نو زینے ہوے
وہ بھی بعد ایک مدت کے شکست ہوگیا پھر بعضے خلفاء

عباسیہ نے اور منبر بنا یا اور منبر نبوی کی لکڑی باقی ماندہ سے تبرک کے واسطے کنگھیاں بنائیں اور ۶۵۴ھ چھہ سو چون ہجری مین آگ لگی تھی اور منبر بھی جل گیا تھا تو صحیح یہ ہی کہ وہ منبر بنا یا ہوا خلفائے عباسیو نکا تھا واللہ اعلم بعد اوسکے ہر ایک بادشاہ کو اپنے اپنے وقت مین پہلے سے کچھہ کچھہ زیادتی کر کے منبر نبوی کو بناتے آئے آج کے دن تک یہان تک ۹۹۸ھ نو سو اٹھانوے ہجری مین حکم سے سلطان مراد خان بن سلیم خان کے کہ بادشاہ روم سے تھا منبر مذکور سنگ رخام یعنے پتھر سفید سے بنایا گیا اور اوسپر ایک قبہ ہشت دہات کا ڈھلا ہوا بنا دیا بعضے فاضلون نے اوسکی تاریخ مین یہ مصرعہ عربی مین کہا ہے مِنْبَرُ عَمَّرَ سُلْطَانُ مُرَادَ یعنے منبر بنایا سلطان مراد خان نے

دوسری فصل مین مسجد شریف کے ستونونکا بیان ہے

وہ ستون جو زیادہ متبرک ہین بہ نسبت دوسرے

ستون کے جانا چاہیے نہ اسطوانات یعنی وہ ستون مسجد نبوی
صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ اونسے تبرک اور تیمن مستحب ہے اور
ماثور ہی یعنے اُنسے برکت لینا اور بہتری لینا درست ہے
اور ماثور یعنے حدیث سے ثابت ہی وہ آٹھہ ہاین پہلا وہ
ستون جو متصل محراب نبوی کے ہی امام کے کہڑے ہونیکے
مقام سے داہنی طرف اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم منبر
بنانیکے پہلے اوسی جگہہ پر کہڑے ہوکر خطبہ پڑھتے تھے اور وہ
کھجور کی لکڑی کہ آپ کے فراق مین روئی تھی اوسی جگہہ
پر تھی دوسرا وہ ستون جسکو اُسطوانہ عایشہ رضے کہتے ہاین
اور اوسکو اُسطوانۃ القرعہ اور اسطوانۃ المھاجرین بہی کہتے
ہین اور کلام مُظری سے ایسا بوجھا جاتا ہی کہ مخلّق نام
اُسی ستونکا ہی وہ ستون منبر کی طرف سے بھی تیسرا ہی اور
حجرہ شریف کیطرف سے بھی تیسرا ہی یعنے منبر اور حجرہ کے بیچ مین

واقع ہی اور رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم بعد پھرنے قبلہ کے
اوسی جگہہ نماز پڑھا کرتے تھے یہان تک کہ جب محراب بنی پھر آپنے
محراب مین نماز پڑھنا شروع کیا اور طبرانی نے حضرت عایشہ
صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہی کہ میری مسجد مین ایک جگہہ ہی اس ستون کے آگے کہ اگر
آدمیونکو اوسکا مرتبہ معلوم ہووے تو بدون اسکے کہ قرعہ ڈالین کسیکو
اوس جگہہ نماز پڑھنا میسر نہووے اور دعا اس ستون کے نزدیک
مستجاب ہی یعنے دعا اوس جگہہ جلد قبول ہوتی ہی تیسرا ستون
توبہ ہی کہ حجرہ شریف کیطرف سے دوسرا ہی اور منبر شریف
کیطرف سے چوتھا ہی برابر اسطوانہ عایشہ کے حجرہ کی طرف سے
اور اس ستون سے قبر شریف تک بیس گز ہی اور اسکو اسطوانہ
ابو لبابہ بھی کہتے ہین اور ابو لبابہ بڑے بزرگ صحابی
انصاری کا نام ہی اونہون نے اپنے تئین اوس ستون سے

باندھا تھا تاکہ اونکا عذر انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم قبول
کرین چوتھا ستون اسطوانہ سریر ھی کم ملا ھوا ھی اسطوانہ
توبہ کی مشرق کیطرف جھنجھری سے پانچوان ستون اسطوانہ محرس
ھی اور اسکو اسطوانہ علی بن ابیطالب رضہ بھی کھتے ہین ❊
اسواسطے کہ اکثر حضرت علی رضہ اسی جگھہ نماز پڑھا کرتے تھے اور
اور راتونکو بھی اسی جگھہ بیٹھکے پاسبانی رسول صلے اللہ
علیہ وسلم کی کیا کرتے تھے مظہری نے کھا ھی کہ یہہ ستون اوس
دروازے کے مقابلے مین ھی کہ انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم حضرت
عایشہ رضی اللہ تعالے عنہا کے گھر سے نکل کے مسجد مین تشریف
لاتے تھے چھٹا ستون اسطوانۃ الوفود ھی اسطوانہ محرس کے
پیچھے شمال کی طرف سے یعنے جنوب کیطرف اگر کوئی کھڑا ہو
اور شمال کیطرف منھہ کرے تو وہ استوانہ محرس کے
پیچھے معلوم ہو کہ اکثر انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قاصدون عرب

سے اور اون لوگونسے جو اسلام لانیکے واسطے یا شریعت کے
احکام سیکھنے کے واسطے آپ کی خدمت فیضدرجت مین حاضر ہوتے
تھے اسی جگھہ پر آپ تشریف فرما ہو کر اون تشنگان دیدار کو اپنے
جمال جہان آراسے منوّر کرکے کلام فیض ترجمانسے سیراب کرتے تھے ؛
اسواسطے اُس استوانیکا نام استوانۃ الوفود ہوا اور وفود قاصدو
نکو کہتے ہین ساتوان ستون اسطوانہ مربعۃ البقر اور اُسکو مقام
جبرئیل ع بھی کہتے ہین اور اِس ستون اور اسطوانۃ الوفود کے
درمیان مین ایک ستون ہے کہ حجرہ شریفہ کی جھنجھریسے ملا ہوا ہے
اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر کا دروازہ اسی جگھہ پر تھا
اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنے حجرہ شریفہ سے نکلنے کے وقت
اسی جگھہ پر کھڑے ہو کر حضرت علی اور حضرت فاطمہ اور حسنین رضی اللہ تعالے
عنہم سے مخاطب ہو کر فرماتے تھے السلام علیکم اهل البیت ؛ انما یرید
اللہ لیذہب عنکم الرجس اهل البیت ویطہرکم تطہیرا

ترجمہ اللہ یہی چاہتا ہے کہ دور کرے تم سے گندی باتیں اس گھر والوں

سے اور ستھرا کرے تمکو ستھرائی سے اور اِن دنوں میں آدمی بسبب

بند ہو جانے دروازوں کے جھنجریوں سے جو اُس دیوار میں تھے کہ گرد

گرد روضہ شریف کے ہے تبرک اس ستون اور اسطوانہ سے بر سے

محروم ہیں کیونکہ وہ ستون بیچ ہو گئے اُس دیوار کے اِس سبب سے

نزدیک جانا آدمیوں کا اور مَس کرنا نہیں ہو سکتا آٹھواں ستون

اسطوانہ تہجد ہے اور وہ مسجد کی محراب میں آ گیا ہے اور وہ حضرت

فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے حجرے کی پشت پر ہے شمال کیطرف میں

یہ آٹھوں ستون بسبب زیادتی فضل اور برکت کے خاص ہیں

اور مسجد کے ستونوں سے والا تمام مسجد اور تمام ستون افضل اور

متبرک ہیں اور روضہ مبارک میں ہر ستون پر نام اُس ستون کا

لکھا ہوا ہے لیکن وہ ستون کہ محراب نبوی کے مقابل میں ہے شمال

کیطرف سے اور اسطوانہ حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا کے

مغرب کی طرف اوسپر لکھا ہی اسطوانہ ابو بکر و عمر و عثمان رضی
اللہ عنہم اور جو ستون اس ستون سے ملا ہوا ہی مغرب کیطرف سے
اوسپر لکھا ہی اسطوانہ سعد بن زید و ابن عباس رضی اللہ عنہم
ان دونوں ستونوں کا ذکر سید کے تاریخ مین نہین ہی

تیسری فصل ازواج مطہرات کے حجروں مبارک کے بیان مین

جاننا چاہئے کہ جس وقت آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مسجد بنائی
اوس وقت آپ کے نکاح مین دو بیبیان تھین ایک حضرت سودہ
رضی اور دوسری حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ان دونو کے واسطے
آپ نے دو حجرے بھی بنا کئے بعد اوسکے ہر بی بی کیواسطے جو انکے بعد ہوئین
ایک ایک حجرہ آپ نے بنا دیا بعد کتنے دنوں کے حارثہ بن نعمان انصاری نے کہ مسجد کے
نزدیک گھر اونکے تھے رفتہ رفتہ سب گھر آپکی نذر کئے اور گھر آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے کھجور کی شاخوں سے بنتے تھے اور اوسکو کملی سے
چھپایا تھا اور دروازے پر بھی کملی کا پردہ پڑا تھا اور مسجد کے پاس

تین طرف یعنے مشرق اور جنوب اور شمال کیطرف گھر تھے اور
مغرب کیطرف مسجد کی خالی تھی کوئی گھر نتھا اور بعضے گھر کچی
اینٹ سے بھی بنے تھے اور ہر گھر مین ایک حجرہ تھا کھجور کی
شاخون سے اوسپر کھگل کی ہوئی تھے اور دروازے اکثر
گھرون کے مسجد کی طرف تھے اور بلندی چھت ہر گھر کی
قد آدم سے ایک ہاتھ اونچی تھی اِس سے زیادہ ہرگز اونچی
نہ تھی اور گھر حضرت فاطمہ رضے اللہ تعالے عنہا کا اُسی جگہ
پر تھا جہاں اب قبر کی صورت بنادی ہی و اللہ اعلم بالصواب

چوتھی فصل تغیر اور زیادتی کے بیان مین

وہ زیادتی جو بعد انتقال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مسجد
شریف مین خلفاء راشدین اور اُمرا اور سلاطین سے
واقع ہوئی ہی پہلی زیادتی مسجد شریف مین حضرت
عمر رضے اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ مین واقع ہوئی ہی اور حضرت

ابو بکر صدیق رضے اللہ تعالے عنہ کو فرصت اِس کام کی نہوئی
اِس سبب سے انہون نے مسجد شریف مین کچھ زیادتی کرنیکا ارادہ
نکیا یا مصلحت اسمین نہ دیکھی سوائے اِسکے کہ بعضے ستون گر
گئے تھے اُون ستونونکو اسی قسم کی لکڑی سے یعنے کھجور کی لکڑی سے
بنوا دیا تھا اور بس اور حضرت عمر رضے اللہ تعالے عنہ نے جو اشارہ
جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم کیا تھا
اسیواسطے سنہ ۱۷ سترہ ہجری مین تین طرف سے مسجد نبویکو
زیادہ کیا یعنے مغرب اور جنوب اور شمال کیطرف سے اور مشرق
کیطرف کو چھوڑا اِس سبب سے کہ اوسطرف حجرے یعنے مکانات
اُمہات المومنین کے تھے اوس زیادتی مین طول مسجد شریف کا
جنوب سے شمال تک یعنے دکھن سے اوتر تک ایک سو چالیس
گز ہوا اور عرض اوسکا مغرب سے مشرق تک یعنے پچھم سے
پورب تک ایک سو بیس گز ہوا اور بنا حضرت عمر رضے اللہ

عنہ کی بھی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی سی تھی یعنے دیوارین
کچی اینٹ کی تھین اور کھجور کی لکڑیکے ستون تھے اور اوسی
کھجور کی شاخون سے چھت کو پاٹ دیا تھا اور آخر مسجد مین یعنے
شمال کیطرف ایک مکان بنا دیا تھا صُفّہ کیطرح کا یعنے کھلا
ھوا بے دروازیکا مثل دالانکے تاکہ جسکو بات بلند آواز سے
کرنا یا شعر پڑھنا منظور ھو وہان جاکر پڑھے اور مسجد مین
آواز بلند نکرے دوسری زیادتی حضرت امیر المومنین عثمان
رضی اللہ تعالے عنہ کی ہے جو اپنی خلافت مین کی ھے
اور وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زیادتی سے بہت زیادہ
ھے بلکہ سر نو مسجد کی بنا ھے اسواسطے کہ اول کی بنا بالکل
گرادی اور دیوارین پتھر کی بنائین اور ستون پتھر کے نقش
دار بنائے اور اونکو لوہے اور سیسے سے جمایا اور چھت کو ساج
کی لکڑی سے پاٹا اور بہت زیادتی اونکی شمال کیطرف ھوئی

اور جنوب اور مغرب کیطرف تھوڑیسی زیادتی کی اور
مشرق کی طرف امھات المومنین کے حجرونکے سببسے کچھہ
نکچھہ اجیا تھا ویسا ھی رھنے دیا اور شروع عمارت عثمانی
کی ربیع الاول کا مھینا تھا سنہ ۲۹ اونتیس ہجری مین اور
تمامی اوسکے اوّل محرم کے سنہ ۳۰ تیس مین ہوئی تو اس حساب
سے سب عمارت دس مھینے مین تمام ہوئی تیسری مرتبے ولید
بن عبد الملک بن مروان نے مسجد شریف کو نئے سر سے
تعمیر کیا اور اکثر چیزون مین زیادتی کی اور اسکے پھلے عمارت
عثمانی مین کسی نے ہاتھہ نھین لگایا تھا اوسوقت عمر بن عبد
العزیز رحمۃ اللہ علیہ کہ ولید کیطرف سے مدینہ کے حاکم تھے اونکو ولید کا
فرمان اِس مضمون کا پھنچا کہ مسجد کو نئے سر سے تعمیر کروا اور
گرداگرد مسجد کے جسکے گھرھون اونسے واجبی دام دیکر مول
لے لو اور جو شخص دینے مین انکار کرے اوسکا گھر ڈھو ڈالو اور

اوسکی قیمت جو ہو سو اوسکو حوالے کردو اگر وہ نہ لے تو فقیر ونکو
تقسیم کردو اور ازواج مطہرات کے حجرے سب مسجد مین داخل
کردو عمر بن عبد العزیز نے بموجب اوسکے حکم کے عمل کیا اور سب
گرد کے گھر اور اُمہات المومنین کے حجرے داخل مسجد نبوی
صلے اللہ علیہ وسلم کیے گئے ولید کی زیادتی مین طول مسجد شریف کا
دو سو گز ہوا اور عرض اوسکا ایک سو سرسٹھہ گز اور خوبی
اور تکلف عمارت مین انتہا درجے کو کوشش کی یہان تک
کہ چھت اور دیوارین اور ستون سب نقش دار اور سنہرے
کر دیئے اور قیصر روم کو لکھا تھا اوسنے چالیس معمار اُستاد
روم کے اور چالیس قبطے روانہ کیئے تھے اور اونکے ساتھہ
اسّی ہزار دینار اور قندیلو نکی زنجرین بھیجین اور بعضے
روایت مین آیا ہی کہ چالیس ہزار مثقال سونا اور قسم
قسم کے عمدہ اسباب اور وہانکی نادر چیزین بطور ہدیہ

کے بھیجین اور عمارتکا کام سب اونھی کاریگرون نے کیا اور
اِس قسم کی محراب جیسی اِس زمانے مین مُرَوّج ہو گئی
ہی اول اوسیکے وقت مین بنی قبل ویسے اوسکا رواج
نتھا اور نقل کرتے ہین کہ جو کاریگر شکل کسی درخت کی
یا کوئی نقش بھر کھیچتا تھا اوسکی مزدوری کے سوائے تیس
درم انعام کے طور پر اوسے ملتے تھے شروع اِس عمارت
کی سنہ اٹھاسی مین ہوئی اور تمامی اوسکی سنہ اکانوے نمین
تو مدت تعمیر کی تین سال ہوئے اور اِس عمارت مین
چاروکونونپر مسجد کے چار منارے بنائے اور جب
سلیمان بن عبد الملک جو بھائی ولید کا تھا حج کے واسطے
آیا تو اوسنے وہ منارہ جو باب السلام کے قریب تھا کھودوا
ڈالا اِس سبب سے کہ اوسکا سایہ مروان کے گھر مین پڑتا
تھا یعنے گھر مین اُسکی اترا تھا اور سمہودی نے جو تاریخ مدینہ منورہ

کی لکھی ہی تو اونکے کلام سے ایسا بوجہا جاتا ہی کہ آگے
اسکے منارہ بنانیکی رسم نتھی واللہ اعلم اور اسکے وقت مین
نماز جنازیکی مسجد نبوی مین پڑہنے سے منع کیا گیا تھا چوتھی
مرتبے ایک بادشاہ خلفاء عباسیہ سے جسکا نام مہدی تھا سنہ ١٦١
ایک سو ایکسٹھ مین مسجد کی ایک طرف یعنے شمال کیطرف
مین دس ستونونکو زیادہ کردیا تھا اور اونکو اوسی طرح
نقش دار اور سنہرا کیا جیسا کہ ولید کے وقت مین ہوا تھا
بعد اوسکے کسینے مسجد کو نہین بڑھایا اور بعضون نے
لکھا ہی کہ سنہ ٢٠٢ دو سو دو مین مامون رشید نے کچہہ
زیادتی کی تھی واللہ اعلم بالصواب

پانچوین فصل حجرہ شریف کے بیان مین

جاننا چاہئے کہ وہ حجرہ شریفہ جسمین سرور عالم صلے اللہ علیہ
وسلم اور آپ کے دونو یار باوفا یعنے حضرت ابو بکر صدیق

اور حضرت عمر فاروق رضے اللہ تعالی عنہما دفن ہین وہی
گھر حضرت عایشہ صدیقہ رضے اللہ عنہا کا تھا اور کھجور کی
شاخون سے چھایا تھا جیسے اور آپکی دو بیویونکے گھر تھے جب بموجب حکم الہی کے
آنحضرت صلعم اسی حجرے مین دفن ہوئے تب بھی وہ حجرہ اوسیطرح جیسے رہا
اور حضرت عایشہ رضے اللہ عنہا وہان رہاکین اور کوئی پردہ
آپ مین اور قبر شریف کے درمیان مین نتھا لیکن آخر مین بسبب آمد
ورفت آدمیونکے زیارت قبر شریف کے واسطے ایک دیوار
درمیان مین اوٹھادی اور اوس دیوار مین ایک دروازہ
رکھا اوس دروازے سے گاہی گاہی قبر شریف پر
تشریف لیجاتی تھین اور جب تک حضرت عمر رضی اللہ عنہ
وہان دفن نہین ہوئے تھے تب تک آپ جسطرح جیسے گھر
مین ہوتی تھین اوسیطرح قبر تک چلی جاتی تھین اس
سبب سے کہ وہان سوائے آپ کے زوج اور باپ کے

کوئی

کوئی دوسرا نتھا اور جب حضرت عمر رضی الله عنہ وہان دفن
ہوئے تب سے بے ستر کا ان وہان نہین جاتی تھین اور جب
حضرت عمر رضی الله عنہ نے مسجد کو بنایا تھا تب اوس حجرہ
شریفہ کو کچی اینٹ سے بنا دیا تھا اور ولید کے وقت تک
وہ حجرہ اوسی طرح پر رہا پھر ولید نے جب مسجد نبوی صلے
الله علیہ وسلم کی تعمیر کی تب حجرہ شریفہ کو بھی گرا کر نئے
سر سے نقش دار پتھرون سے بنایا اور اوسکے گرد ایک اور
دیوار چار دیواری کے طور پر بنائی اور ان دونو مین یعنے
حجرے مین اور اس چار دیواری مین دروازہ نہین رکھا اور
بعضون نے کہا ہے کہ شام کیطرف دروازہ تھا مگر بند
تھا لیکن یہ روایت صحیح نہین ہے وہی پہلے روایت صحیح
ہے اور حضرت عروہ سے روایت کرتے ہین کہ اونھون نے
عمر بن عبد العزیز سے کہا کہ حجرہ شریفہ کو جسطرح ہے ایسا

طرح رہنے دو اور اگر چاہو تو اوسکے گرد عمارت بنا دو عمر بن عبد العزیز نے جواب دیا کہ حکم امیر المومنین یعنے ولید کا اسی طرح پر آیا ہی اور مجھکو اوسکی فرمان برداری ضرور ہی اور محمد بن عبد العزیز سے روایت ہی کہ حجرہ شریفہ کے کھودنے کے وقت ایک قدم ظاہر ہوا تھا بعد تحقیق کے معلوم ہوا کہ وہ حضرت عمر رضے اللہ عنہ کا قدم ہی کہ مکان کی تنگی کے سبب سے دیوار کی نیو مین اگیا تھا اسواسطے کہ قول صحیح قبرونکے ہونے مین اوس حجرہ شریفہ کے اندر یہی ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سینہ مبارک کے مقابلہ مین سر حضرت ابو بکر صدیق رضے اللہ تعالے عنہ کا ہی اور حضرت صدیق کے سینہ کے مقابل مین سر حضرت عمر رضے اللہ عنہ کا ہی اسکی صورت اس نقشے مین ظاہر ہی پھر اگر اسطرح سے پاؤن حضرت عمر رضے اللہ عنہ کا حجرکی دیوار کی جڑ مین ہو تو کچھ تعجب نہین ہی واللہ اعلم بالصواب

اور

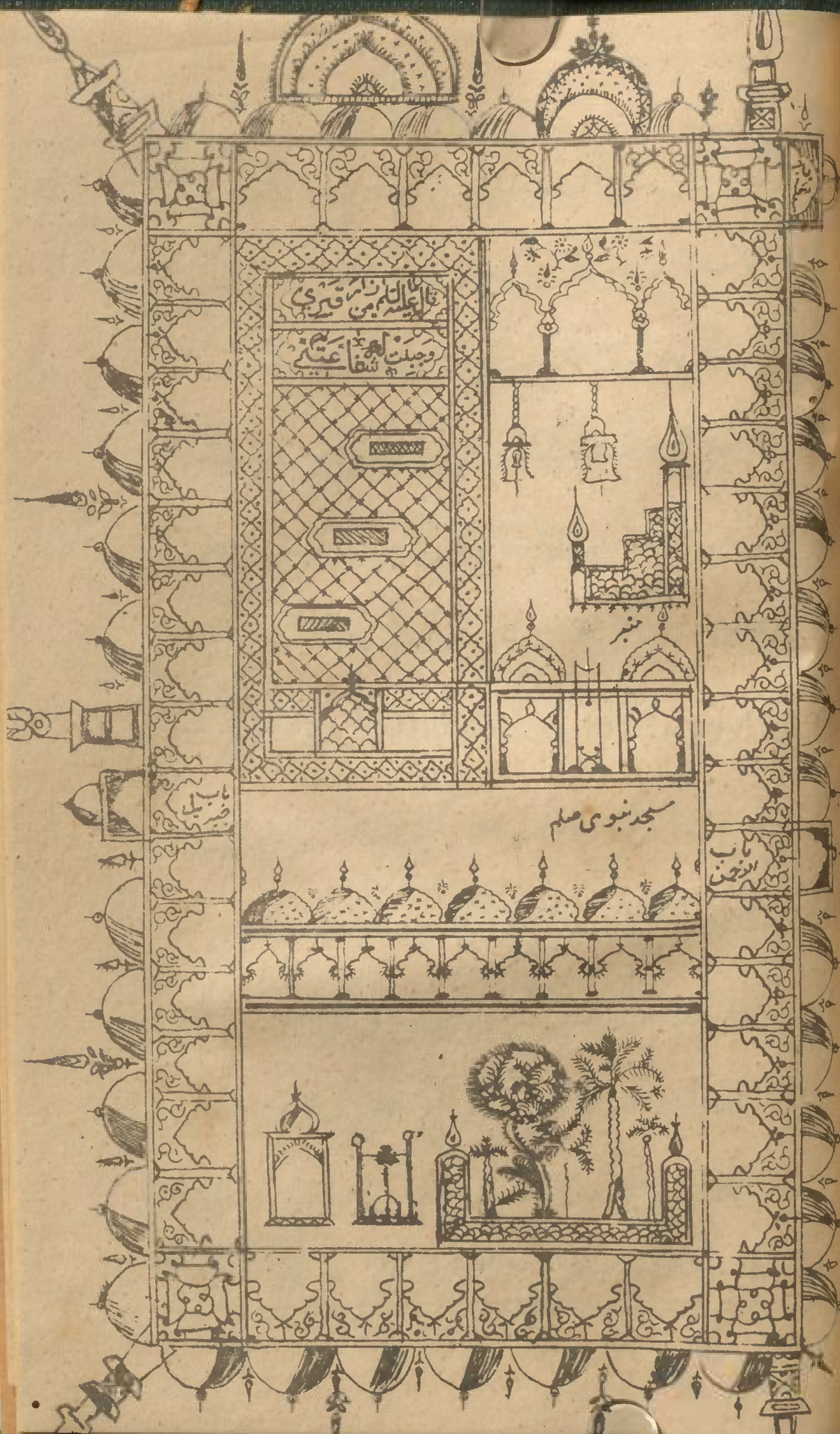

قال علیہ السلام من زار قبری
وجبت لہ شفاعتی
منبر
باب جبریل
مسجد نبوی صلعم
باب الرحمن

اور بعد بنائے ولید کے کہ عمر بن عبد العزیز کی معرفت ہوئی
اوس حجرہ متبرکہ کے اندر کا جانا موقوف ہوا لیکن بعضون نے
لکھا ہی کہ ۵۴۵ھ پانچ سو اڑ ہتالیس ہجری مین ایک آواز
اوس حجرہ شریفہ کے اندر ہوئی تھی گویا کچھ اوپر سے گرا ہی
تو ایک شخص بزرگ کو مشایخ صوفیہ سے کہ تقوے اور طہارت
مجاہدے اور ریاضت مین موصوف اور مشہور تھے
اُنھون نے کتنے دن روزے رکھے اور واسطے حاصل کرنے
نہایت پاکیزگی کے ترک طعام کیا تھا اونکو رسیونمین باندھ
کے اوس تابدانسے کہ چھت کے ایک طرف کونے مین تھا
نیچے اوتارا تھوڑیسی مٹی اوپر سے گری تھی اوسکو وہانسے
اوٹھا کے اوس مکان مقدس اور مطہر کی جاروب کشی
اپنے داڑھی سے کر کے شرف دارین اور افتخار کونین کو
حاصل کیا اور اسیطرح اونھی دنون مین واسطے کسی کام کے

شاید اوس مکان متبرک کی صفائی کیواسطے متولی*
عمارت نے ایک آغا کو اغوات سے ساتھ لیکر روضۂ شریف
مین اوترکے اوس زمین عنبر شمیم کو صاف کیا تھا اور
ⁿ۵۵۰ پانچ سو پچاس ہجری مین جمال الدین اصفہانی کہ
اوسکی خوبیان سخاوت اور سلوک کی مدینہ منورہ مین
مشہور ہین ایک کٹہرہ جھنجہریدار صندل کی لکڑیکا گرد حجرہ
شریفہ کے بنادیا اور وہ خود جوار آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
مین مشرق کیطرف قریب باب جبرئیل علیہ السلام سے کے
اپنی رباط کے مغرب کیطرف کہ اب رباط عجمی کرکے مشہور ہی
مدفون ہی اور اونہی دنون مین ابو الہیجا نام ایک شریف کا
کہ مصر کے بادشاہ کا وزیر تھا ایک چادر سفید دیبائے
مصری اوسپر ریشم سرخ سے سورہ یٰس کڑھوا کے حجرہ شریفہ
پر ڈالنے کیواسطے بھیجی تھی بعد اجازت خلیفہ وقت سے کے

مستعصی باللہ اُنکا نام تھا اُس چادر کو حجرہ متبرکہ پر ڈالا اسکے بعد سے
رسم ہوگئی کہ جو بادشاہ ہوتا تھا تخت پر بیٹھتے ہوئے غلاف
واسطے حجرہ شریفہ کے روانہ کرتا تھا چنانچہ ابتک روم کے
بادشاہوں میں یہ رسم جاری ہی اور سنہ چھ سو اٹھتر ۶۷۸ ہجری میں
قلاؤن صالحی کے عہد میں سبز قبہ یعنے گنبد مسجد کی چھت سے
اونچا جسطرح اب موجود ہی حجرہ شریفہ کے اوپر بنایا گیا بعد
اوسکے بنا کیا مسجد شریف کو ملک قایتبائی نے کہ مصر کے بادشا
ہوں سے تھا اور سنہ اٹھ سو اٹھ میں شروع اسکی سلطنت
کا ہی یعنے اُس سنہ میں اوسکو بادشاہت ملی ہی اور وہ
دل و جان سے خادم حرمین الشریفین کا تھا خیرات اور صدقات
اوسکی جو حرمین شریفین میں کئے ہیں مشہور اور
معروف ہیں جیسا کہ بنائے رباطوں کی اور ہر ایک کا روز ہمینہ
اور معینہ اور سالیانہ اوسیکے وقت سے جاری ہی اور اُسنے

تمام بادشاہون زمانے سے ساتھہ ادا کرنے مناسک حج
اور زیارت کے سعادت دارین کی حاصل کی تھی یعنے پہلے
بادشاہون کو بسبب کثرت جہاد اور انتظام ملک سے فرصت اسقدر
نتھی کہ ان کامون سے مشرف ہون اور اسیکی بنا اب تک موجود
ہی اور سلطنت اوسکے روم کے بادشاہونکے ہاتھہ سے
خراب ہوئی بعد اوسکے سلطان سلیمان خان رومی نے دسو
سینتیسویں ہجری مین روضۂ شریفہ کے اندر سنگ رخام سے
فرش کروایا کہ اب تک موجود ہی اور دوسری بنا مین
جیسے دیوار نئی روضۂ شریف کی کہ جسمین جالی ہی اور
بناء مسجد شریف کی کہ اب موجود ہی یہ سب سلطان سلیمان
کی ہین واللہ اعلم بالصواب

چھٹی فصل مین دو قصے بیان ہان بطور معجزات کے

پہلا قصہ دو شخص مغربی کے سرنگ کھودنے کے بیان مین

حضرت

حضرت کی قبر شریف کی طرف اور دوسرا قصہ ملحدونکے زمین
دہس جانیکے بیان مین بسبب بےادبی کے اصحاب کبار
کی جناب مین جاننا چاہیئے کہ جملہ عجائبات سے کہ حقیقت مین
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات مین داخل ہی حال
سرنگ کاہی کہ سنہ پانچ سو پچاس ہجری مین واقع ہوا
تفصیل اوسکی یہ ہی کہ سلطان نورالدین شہید محمود بن
زنگی کہ جسکا وزیر جمال الدین تھا ایک رات کو تین مرتبہ
سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ دو شخصون
طرف جو وہان ہین اشارہ کرکے فرماتے ہین کہ جلد
مجھکو انکے شر سے بچاؤ پادشاہ مذکور بمجرد دیکھنے اوس خواب کے
گھبراکے اوٹھا اور اپنی عقل سے دریافت کیا کہ شاید کوئی
امر عجیب مدینہ منورہ مین واقع ہوا ہی یہ سوچ کے اوسی
وقت تیاری کوچ کی کی اور اوسی شب کو پچھلے پہر کو ستین

مع سپس خواص اپنی مجلس کے اور بہت زر نقد اپنے ساتھہ
لیکر سانڈنیو پر سوار ہوکر طرف مدینہ منورہ کے روانہ ہوا اور
شام سے سولہ دنمین مدینہ منورہ کو آپہنچا اور آتے ہی حکم کیا کہ
جتنے یہان کے رہنے والے ہین خاص و عام سبکو ہمارے پاس
لاؤ اور سبپر انعام اور بخشش کرنا شروع کیا یہان تک کہ تمام
اہل مدینہ کو انعام اور اکرام سے خوشدل کردیا لیکن اُن دونو
شخصونکو جنکو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اشارہ فرمایا تھا
نہ دیکھا تب پھر حکم کیا کہ دیکھو تو اس شہر مین کوئی ایسا شخص باقی
ہے جو ہم تک نہین آیا بعد تلاش اور جستجو کے معلوم ہوا کہ دو شخص
مغربی ہین کہ سوائے تلاوت قرآن کے اور عبادت ایزد منان کے دوسری
طرف متوجہ نہین ہوتے اور اہل مدینہ کی خدمت کیا کرتے ہین
اور اپنے مکان سے نہین اوٹھتے ہین بادشاہ نے حکم
کیا کہ جلد اونکو ہمارے پاس لاو پس اسی وقت انکو حاضر

کیا

کیا انجرانکے دیکھنے کے بھیجا تاکہ تیبے وہی دونو ملعون ھین
جنکو انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اشارہ فرمایا تھا پھر پوچھا
کہ انکا مکان رھنے کا کھان ھی معلوم ہوا کہ اوس رباط مین
جو حجرہ شریفہ کے قریب ہی اور اب وہ مکان حجرسے
قبلہ کے جانب واقع ہی خراب پڑا ہوا ھی اور مسجد کی
دیوار مین اوسطرف ایک دروازہ رکھا ہی اور اوسمین
جھنجھری لگادی ہی پس بادشاہ نے اون دونو کو وھین
چھوڑا اور آپ خود اوس مکان کو گیا دیکھا کہ ایک مصحف اور
کئے کتابین متضمن وعظ اور نصیحت کی طاق پر رکھی ھین اور
ایک کونے مین بھت سا زر نقد ڈھیر لگا ھی کہ مدینہ منورہ کے
فقیرون پر تقسیم کیا کرتے تھے اور اونکے رھنے کی جگھ پر ایک بوریا
بچھا تھا بادشاہ نے اوس بوریے کو اپنے ھاتھ سے اوٹھایا
اوسکے نیچے ایک سوراخ دیکھا سرنگ کے طور کا کہ آنحضرت

صلے اللہ علیہ وسلم کے حجرے کی طرف کھودا تھا کہ قریب قبر
شریف کے پہنچا تھا اور ایک کنواں اوس مکان کے
کونے میں تھا کہ اوس نقب سے مٹی نکال کے اوس کنوئیے
میں ڈالا کرتے تھے اور ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ
دو جھولیاں چمڑے کی تھیں انمیں مٹی بھر کے رات کو بقیع
کے میدان میں پھینک آتے تھے یہہ حال دیکھ کے بادشاہ کا
حال متغیر ہوا اور رقت غالب ہوئی بہت رویا اور اون
دونوں کو بہت تہدید اور تعذیب کر کے حقیقت حال اونکا
پوچھا بعد بڑی جد وکد کے معلوم ہوا کہ یہ دونوں نصرانی
ہیں نصارا نے بہت سامان انکے ساتھ کر کے مغرب کے
حاجیوں کے بھیس میں روانہ کیا تھا کہ کسی حیلے سے حجرہ
شریفہ تک پہنچ کے سید کائنات کے جسد مبارک کے
ساتھ بے ادبی کریں کہتے ہیں کہ رات کو نقب کھودا کرتے

تھے جس راتکو نقب قریب قبر شریف کے پھنچے تھی اوس رات کو ابر اور باران اور کڑک اور بجلی اور بھونچال سخت ظاہر ھوا تھا اور حق تعالےٰ کی قدرت سے اوسی رات کی فجر کو بادشاہ مدینہ مین آیا یعنی حاصل کلام کا یہ ھی کہ بادشاہ نے اون دونو بدبختونکو حجرہ شریفہ کے دروازیکے قریب قتل کیا اور تھوڑا دن رھی اونکی لاشونکو جلوا دیا اور گرد حجرہ شریفہ کے خندق اتنی گھڑی کھودوائی کہ پانی نکل آیا پھر اسکو اوپر تک اوٹائے سیسے سے بھر دیا تاکہ پھر کوئی شخص ایسی بے ادبی نکر سکے اور دوسرا قصہ کہ اول سے بھی عجیب تر ہی اور ہوش ربا ہی زمین مین دھنس جانا ملحدونکا ہی بیان اوسکا یہ ھی کہ محب الدین طبری نے کتاب ریاض نضرۃ مین نقل کیا ہی کہ چند رافضی شہر حلب کے باشندے امیر مدینہ منورہ کے پاس آئے اور بھت

ساماں اور چیزین نادر اور عمدہ بطریق ہدیہ کیے دیکر در
خواست کی کہ حجرہ شریفہ کا دروازہ ہمارے واسطے کھلنے کا حکم
ہووے تاکہ ہم لاشین حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضے اللہ
تعالے عنہما کی کھود کر یہانسے لیجاوین امیر مذکور کہ اسکی
مذھب بد کیطرف میلان رکھتا تھا اور محبت دنیا کی ؛
علاوہ اسکے بلا تامل اپنے دین کو دنیا کے عوض مین بیچا
یعنے اس امر شنیع کی اجازت دی اور بواب مسجد نبوی
وکلید بردار روضۂ شریفہ کو بلا کے حکم دیا کہ شب کو جسوقت
یہ لوگ وہان اوین تو دروازہ بلا تامل کھول دینا اور
جو یہ وہان کرین انکو منع نکرنا حاصل کلام کا جب بعد نماز عشا
کے یہ لوگ وہان گئے اور دروازیکو کھٹ کھٹایا بواب نے
بموجب حکم امیر بد تدبیر کے دروازہ مسجد کا یعنے باب السلام
کو کھولا دیکھتا کیا ہی کہ چالیس آدمی کیسکے ہاتھہ مین

پھاوڑا اور کسیکے ھاتھہ مین کوداری اور کسیکے ھاتھہ
مین زنبیل اور کسیکے ھاتھہ مین شمع الغرض سب کھودنے کا
سامان لئے ھوئے اندر مسجد کے گھسے اور حجرہ شریفہ کیطرف
چلے بوآب نقل کرتا ھی کہ مین یہ حال دیکھہ کے ایک کونے
مین بیٹھہ گیا اور رونا شروع کیا کہ یا الٰہی یہہ کیا بلا نازل ھونے
والی ھی اور کیا فتنہ برپا ھونے والا ھی سبحان اللہ کہ وہ
لوگ قریب منبر شریف کے نھین پھنچنے پائے تھے نزد
اوس ستون کے جو محراب عثمانی کے قریب ھے اون سبکو
زمین نے نگلنا شروع کیا یھان تک کہ معہ سامان اور
اسباب سب کے سب زمین مین دھنس گئے بوآب کھتا ھی
کہ مین یہ ماجرا عجیب دیکھہ رھا تھا کہ امیر کا آدمی اونکے حال کے
دریافت کرنیکے واسطے بھیجا کہ اونکا مطلب حاصل ھوا یا
نھین مینے جو کچھہ دیکھا تھا امیر سے جا کر کھا کہ اونکا یہ حال ھوا

ابر کو یقین نهوا خود آکر دیکھا کہ دهنسنے کا نشان بلکہ
بعضا کپڑا اونکا هنوز باقی تھا اوس حال کو دیکھکر شرمندہ هوا

رفض کی ادنے یہ حرکت هی وے خبث باطن انکا هے حد بے ترے

اب تهوڑی بزرگیان حرمین شریفین کی بیان هوتی
مین ؛ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛
صَلٰوةٌ فِي مَسْجِدِي هٰذَا خَيْرٌ مِنْ اَلْفِ صَلٰوةٍ
فِيْمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ اِلَّا الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَخْرَجَهُ
الْبُخَارِيُّ ؛ بخاری مین روایت ہی کہ فرمایا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نماز میری مسجد مین بهتر
هی ہزار نماز سے دوسری مسجدون کی مگر مسجد حرام مین
یعنے مکہ کی مسجد مین اس سے زیادہ فضیلت ہی اور دوسری
حدیث مین آیا ہی اَلصَّلٰوةُ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ بِمِائَةِ

اَلْفِ صَلٰوۃٍ وَالصَّلٰوۃُ فِیْ مَسْجِدِیْ بِاَلْفِ صَلٰوۃٍ
وَالصَّلٰوۃُ فِیْ بَیْتِ الْمُقَدَّسِ بِخَمْسِمِائَۃِ صَلٰوۃٍ

یعنے فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ایک نماز پڑھنا
مسجد حرام مین برابر ہی لاکھہ نماز کے اور ایک نماز پڑھنا
میری مسجد مین برابر ہزار نماز کے ہی اور ایک نماز پڑھنا
بیت المقدس مین برابر پانچ سو نماز کے ہی اور مسجدون کی
نسبت سے اور یہی حال ہی سب نیکیونکا یعنے جو نیکی وہان
کرے اسکا ثواب بھی اسیقدر ہی اور جگہون مین نیکی کرنے
سے اور مکہ معظمہ کے مقبرے کے حقمین یعنے جنۃ المعلےٰ کے حقمین آپ
نے فرمایا ہی کہ اس مقبرے سے ستر ہزار آدمی ایسے اٹھین
گے جنکا چہرہ مثل چودہوین رات کے چاند کے چمکتا ہوگا
اور ہر ایک انمین سے ستر ستر ہزار آدمیونکی بخشش کرائیگا
قیامت کو اور مدینے منورہ کے مقبرے کے حقمین یعنے جنت

البقیع کے حقمین آپ نے فرمایا ہے کہ جسکو مرنا ہی وہ مرے
مدینہ مین کہ مین اُسکا شفیع ہون گا قیامت کو حاصل کلام
کا یہ ہی کہ فضایل اور بزرگیان حرمین شریفین کی بہت
ہین اِس مختصر مین بیان نہین ہو سکتی ہین الٰہی ہمکو اور
ہمارے سب بھائیون مسلمانونکو حج اور زیارت اور
وہانکی موت نصیب کر اور شفاعت رسول مقبول مین ہم
سبکو داخل کر اور اِس رسالے کے مترجم اور اُسکے سب خویش و
اقربا کو اور اِس رسالے کے پڑھنے والے اور لکھنے والے کو اور
سب مرد مسلمان اور عورتونکو بحرمت مسجد الحرام اور سید
الانام اور اصحاب کرام اور اہل بیت عظام کے اپنی رضا
مندی کے ساتھ خاتمہ بالخیر کرکے ہر ایک مصیبت دنیا اور
حشر سے اپنی پناہ نصیب فرما آمین آمین یارب العالمین

خاتمہ الطبع

مراد ابادی

برادران دیندار اور مومنان اخوت شعار کی خدمت مین
عرض ہے کہ یہہ مختصر مسمے ذخیرۃ الدارین فی بیان الحرمین
الشریفین زادہما اللہ شرفاً وتعظیماً بڑے بڑے علماؤ نکی
کتابون سے علے الخصوص مناسک مولانا مخدوم ہاشم سندی کے
د مسمے بحیات القلوب فی زیارت المحبوب اور جذب
القلوب الی دیار المحبوب تصنیف کی ہوئی مولینا عبد الحق
دہلوی کی کہ حقیقت مین اصل ماخذ اس مختصر کا یہی دو کتابیں
ہین اور سوائے اسکے اور علماء متقدمین اور متاخرین کی
تحقیقات سے جیسے ⁂ علامہ ارزقی ⁂ اور علامہ فاسی ⁂
اور علامہ قطب الدین مکی ⁂ اور علامہ عبد اللہ ابن سالم بصری
اور علامہ علان بکری ⁂ اور علامہ حسن شرقی شرنبلالی ⁂
اور علامہ محمد بن احمد بن مصطفی زنجبیلی ⁂ اور علامہ ابن حجر ہیتمی
اور علامہ قہستانی ⁂ اور ملا علی قاری ⁂ اور شیخ الاسلام

اور ملا رحمت اللہ سندي اور قاضي عزيز الدين ابن جماعہ
اور محب الدين طبري رحمۃ اللہ عليہم اجمعين اس فقير ناقص
تدبير غلام حسين لکھنوي نے ھندي زبان مين مرتب کيا
پھر بمقتضاے خواہش چند برادران ديني کے سنہ ۱۲۶۱ بارہ سو
ايک سٹھ ہجريہ مقدسہ اور مھينا جمادي الثانيہ تاريخ اکيسوين ۲۱ مين
اس محبوب قلوب مومنين بايقين کو معمورہ ممبئي مين
لباس طبع کا پھنايا اور بکمال تصحيح سے مولانا مولوي عنايت
اللہ صاحب کي مولوي ابراہيم صاحب کے چھاپے خانے مين
چھپوايا اور واسطے تسکين دل عشاقان بيقرارون کے نقشے
حرمين شريفين کے بھي داخل کيے تا کہ مشتاقان جمال آستانہ
محبوب حقيقي کے اس نقشے کو نقش دل کريے اُس راہ مستقيم کے
نقش پا ہو جاوين اور جو لوگ بيچارے کسي عذر سے معذور
ہين يا طاقت پا نھين رکھتے تو وہ اِسي نقشے سے اپنے دل

پہنچ

بے تاب کو تاب دیتے رہیں اور اِس شعر کے مضمون پر اکتفا کرتے رہیں ❊ خواہش دیدار جسکو ہووے ایک تصویر یار ❊ وہ بھر صورت کھینچا منگواوے اور دیکھا کرے

خاتمہ کتاب کا

اب جاننا چاہیئے کہ اِس جگہہ چند اشعار مولانا حافظ شجاع الدین صاحب کے کشف الخلاصہ کے تبرکاً و تعظیماً سمجھ کر اور اِس رسالے کے مناسب حال اور ہر مسلمان بھائی کے مناجات کرنے کے واسطے اور اِس فقیر مترجم کے طلب دعا کے واسطے نہایت بھر جان کر لکھے جاتے ہیں تاکہ لکھنے والوں کو اور پڑھنے والونکو اِس دعا کی برکت سے فایدہ ہوا ور تین شعر اسمیں سے بسبب بدلنے ضمیر اِس رسالے کے تبدیل ہوئے ہیں اور باقی اشعار سب قدیم ویسے ہی ہیں

فقیر مترجم ابیات

اس رسالے کی زبان تھی فارسی | صاف اور پاکیزہ جیسی ارسی
اختصار اوسکا بیان کوئی کیا کرے | جیسا کوئی دریا کو کوزے مین بھرے
تھا مصنف اسکا کوئی عالی مقام | نام اپنا نہین لکھا وہ نیکنام
مختصر اسنے بیان ایسا کیا | فیض اسکا ہر کہین جاری ہوا
یا الہی اسکے تئین مغفور کر | سعی اس مغفور کی مشکور کر
قبر اسکی نور سے معمور کر | روح و ریحان سے اسی مسرور کر
اور جو اسکا ترجمہ ہندی کیا | بندۂ مسکین تیری درگاہ کا
حال پر اسکے کرم کر ای کریم | یا خفی اللطف ذو الفضل العظیم
کچھ نہ تھا تو نے اسے بخشا وجود | تجھ سوا ہی کون اسکا ای ودود
اسکے عصیان کیطرف مت کر نگاہ | بخش اسکے سب گناہ ای بادشاہ
اسکو دریائے محبت مین ڈبو | تجھ سوا ہے سب نقش اسکے دل سے دھو
وقت مرنے کے بشارت اسکو آئے | تجھسے راضی ہے تیرا مالک خدا ہے
جب کہ آوین قبر مین منکر نکیر | کر او سے تلقین ای قادر قدیر

جب

جب قیامت میں اٹھی وہ بیوفا	ہوں شفیع اُسکے محمد مصطفےٰ
یا الٰہی اُنپر نازل کر درود	جب تلک ہستی کا ہے بود و نمود
آل و اہل و بیت و اصحاب اجمعین	تابعین اور بعد تبع التابعین

بعد ازاں سب مؤمنات و مؤمنین

استجب مولائے ربّ العالمین ؕ

ہے شجاع الدین حافظ کا کلام

تم سنو سب اس خلاصہ کو تمام

تمام ہوا

غلط نامہ نسخہ ذخیرۃ الدارین فی بیان الحرمین الشریفین کا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
١٣	٢	قہستاني	قِہِستَاني	٦٥	١	چھٹتی	چھٹتی
٢٥	١٣	کم کسرتي	کم کثرتی	ايضاً	١٣	حرقت	جسوقت
٢٨	٨	طول	طول	٦٦	٣	بساتوان	ساتون
٢٩	١٠	خزاعہ	خزاعہ	٦٧	١٠	رحدحرم	کہ حدحرم
٣٢	١٣	شمال کیطرو	شمال کیطرف	ايضاً	١٢	واحل ہی	داخل ہی
٣٩	٥	اُس زمانے	اِس زمانے	٧٥	١٢	لکھے	لکھتے ہین
٤١	١٣	چھت	جہت	٧٦	١٠	عمارۂ	عمارۂ
٤٤	١٢	پیشتر	پیشتر	٨٢	١	بنایا	منایا
٤٥	١٣	اور ماپا	اور پایا	٨٣	١	ر	کہ
٤٧	١٢	روسے	روم سے	٨٧	٥	بسبب	بسبب سے
٥١	٤	رن	رکن	١٠٥	١	انجرز	بمجرد
٦٤	٢	سات	ساتھ	١٠٧	٤	آیا پھنچا	آپہنچا